صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 24 دسمبر 2019ء بمطابق 26 ربیع الثانی 1441 ہجری بعد از دوپہر دو بجکر چونتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ
اَلرَّحۡمٰنُ O عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ O خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ O عَلَّمَہُ الۡبَیَانَ O اَلشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ O وَّالنَّجۡمُ وَالشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ O وَالسَّمَآءَ رَفَعَہَا وَوَضَعَ الۡمِیۡزَانَ O اَلَّا تَطۡغَوۡا فِی الۡمِیۡزَانِ O وَاَقِیۡمُوا الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُوا الۡمِیۡزَانَ O وَالۡاَرۡضَ وَضَعَہَا لِلۡاَنَامِ O فِیۡہَا فَاکِہَۃٌ وَّالنَّخۡلُ ذَاتُ الۡاَکۡمَامِ۔

(ترجمہ): رحمٰن نے۔اِس قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔ اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔ آسمان کو اُس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی اِس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔ انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لیے بنایا۔ اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر، میری ایک ضروری بات ہے۔

جناب سپیکر: ابھی کوئسچن آور ہے، پہلے۔کوئسچن آور ہے پہلے، نہیں، ابھی پوائنٹ آف آرڈر نہیں کوئسچن آور ہے یہ۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، اگر آپ کی اجازت ہو تو میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

(اس مرحلے پر حزب اختلاف کے اراکین سپیکر مسند کے سامنے احتجاج کر رہے تھے)

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب۔

رسمی کارروائی

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، ہم تو کوشش کر رہے ہیں کہ اس اسمبلی کا جو مقام ہے، وہ بھی دیں اور اس کا جو حسن ہے وہ بھی رہے۔ ابھی دو بجے اجلاس تھا ساڑھے تین بج رہے ہیں، ڈیڑھ گھنٹہ تاخیر سے شروع ہوا اور ساری اپوزیشن یہاں پر بیٹھی ہے، ہم آپ کو، سیکرٹری صاحب کو کہہ رہے ہیں کہ اگر گورنمنٹ نہیں آرہی، تو ہم اتنے ہیں کہ اجلاس کو چلا سکتے ہیں، اجلاس گورنمنٹ کا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ کل جو ناخوشگوار واقعہ پیش آیا تھا ہمارے بڑے سینیئر لیڈر، مسلم لیگ نون کے، احسن اقبال صاحب کو نیب والوں نے حراست میں لے لیا ہے اور یقین جانیئے جس طریقے سے اس کو حراست میں لیا ہے، وفاقی وزراء دو چار دن پہلے بتاتے ہیں کہ فلاں آدمی پھر گرفتار ہو گا، جب تین دن پہلے یہی پیشگوئی کی، کل وہ ہو گیا، کرپشن کی بنیاد پر اس کو بلایا گیا تھا، جب وہ پیش ہوا تو اس کو کہا کہ آپ نے اختیارات کا ناجائز استعمال کیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب نیب جس طریقے سے بدنام ہوا ابھی ایف آئی اے کو اسی طریقے سے بدنام کر رہے ہیں۔ میں کل ٹی وی دیکھ رہا تھا، پرویز رشید صاحب کو نوٹس دیا ہے، بلایا ہے ایف آئی اے نے، عظمیٰ بخاری کو بلایا ہے جو مسلم لیگ (نون) کی ایم این اے ہے اور پھر ساتھ مسلم لیگ (نون) کے عطا تارڑ صاحب جو مسلم لیگ (نون) کے ترجمان ہیں، اگر اس طرح حکومت کر رہی ہے اور زبان پر تالہ بندی کر رہی ہے، اگر کوئی حکومت کے خلاف بولے گا تو پھر وہ ایف ائی اے کے سامنے پیش ہو گا یا پھر نیب کے

سامنے پیش ہو گا، یہ تو کھلی دہشتگردی ہے۔ یہ ملک کس طرح چلے گا؟ میں نے کل بھی بات کی، خدارا یہ حکومت اس ملک کے اداروں کو تباہ نہ کرے۔ جس طرح عدلیہ کی تذلیل ہو رہی ہے، جس طرح فوج کی تذلیل ہو رہی ہے، اب نیب کو جس طریقے سے پیش کیا جارہا ہے اور ابھی ایف آئی اے بھی اس طرح بدنام ہو رہی ہے، ابھی راناثناءاللہ صاحب کو سترہ کلو چرس کے حوالے سے پکڑا کہ اس کے پاس چرس تھا، افیون تھی، ہیروئین تھی، حالانکہ کچھ بھی نہیں تھا، عدالت نے اس کو آج رہا کیا اور بلاول تو ابھی معصوم ہے، اس نے تو خود کوئی جرم نہیں کیا، وہ ماں کی برسی کے لیے آرہا ہے، آج لیاقت باغ میں اس کا جلسہ ہے۔ وہ جلسے میں جائے گا یا وہ نیب کی پیشی میں جائے گا؟ تاریخ لکھی جاتی ہے اور حکومت یہ نہ سمجھے، نیب کا چیئرمین یہ کہہ رہا ہے کہ ہواؤں کا رخ بدل رہا ہے، اگر کسی آدمی کی آپ بے عزتی کر رہے ہیں تو یہ سمجھیں لیں کہ ایک دن میری بھی بے عزتی ہو گی، اگر کسی پر ایک پردہ آپ پر ڈالیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ پر سو پردے ڈالے گا۔ ہم آپ کے توسط سے، یہ حکومت جس انداز میں اور جس طریقے سے اس ملک کے اداروں کو تباہ کر رہی ہے، خدارا سپیکر صاحب، آپ ایک ذمہ دار حیثیت سے یہاں پر بیٹھے ہیں، جو یہ حکومت، صوبائی اسمبلی یا یہاں پر جو ہمارے وزراء کا حال ہے یا ہمارے صوبے کے چیف منسٹر کا حال ہے، آپ خود بھی محسوس کر رہے ہیں لیکن مجبوری ہے، آپ کا چہرہ جب ہم دیکھتے ہیں تو آپ کے چہرے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کتنے پریشان ہیں اور آپ کہہ بھی دیتے ہیں، ہمیں تسلی بھی دیتے ہیں کہ میں وزیراعظم کو لکھوں گا کہ وزیر اعلیٰ بھی اسمبلی میں نہیں آرہے اور وزراء بھی جب وزیراعظم خود نہیں آرہاہے، یہ تو اس سے سیکھتے ہیں، یہ تو وزیراعظم سے سیکھتے ہیں، وزیراعظم نے کہا تھا کہ میں سوالات کا جواب دوں گا ہر ہفتے میں دو دن وہاں پر سوالات کا جواب دوں گا۔ ابھی ہم اشتہار دے رہے ہیں کہ وزیراعظم صاحب کب سوالات کا جواب دیں گے؟ یہاں پر ہم تو اپنے وزیر اعلیٰ صاحب کو، میرے خیال میں گمشدگی کا اشتہار بھی درج ہونا چاہیئے، اگر آپ اس اسمبلی کی عزت کو نہ بچائیں سپیکر صاحب، تاریخ لکھی جاتی ہے۔ میں نے ابھی سلطان صاحب سے بھی بات کی، سلطان صاحب، یہ میڈیا اوپر بیٹھی ہے، وہ سامنے ہے، اس کے کیمرے یہاں پر لگے ہیں پورے ہاؤس میں، آپ کے ہوتے ہوئے جس طرح گپ شپ ہوتی ہے، جس طریقے سے اسمبلی کی تذلیل ہو رہی ہے۔ خدارا سپیکر صاحب، اس اسمبلی کے آپ

کسٹوڈین ہیں، اس اسمبلی کو بچائیں اس حکومت کو بھی۔ جو وہ اپوزیشن کے ساتھ کر رہی ہے، جو کچھ آپ بوئیں گے کل وہی کاٹیں گے آنے والے دنوں میں، ہم نے تو پوری زندگی رواداری کی بات کی ہے لیکن ابھی حد سے بڑھ گئی ہے، اپوزیشن کی جتنی بھی جماعتیں ہیں اس کو جس طریقے سے نشانہ بنایا جارہا ہے، یہ کوئی فائدے والی بات نہیں، یہ نقصان والی بات ہے۔ آج آپ نے اس حوالے سے اپوزیشن کو مطمئن کرنا ہے، اپوزیشن نے تو یہ بھی فیصلہ کیا تھا کہ آج ہم پورا دن یہاں پر کھڑے ہوں گے اور پھر باہر جائیں گے، میں نے کہا کہ اس اسمبلی میں ہم اس لئے آئے ہیں کہ یہاں پر ہمارا جو کام ہے وہ بھی ہو لیکن کام کس طرح چلے گا؟ آپ کے وزیر نہیں آرہے اور آپ کا اجلاس ڈیڑھ گھنٹے لیٹ شروع ہو تو ایجنڈا کس طرح پورا ہو گا؟ آپ سے ہماری توقعات ہیں، آپ کوشش کریں، کبھی کبھی جو آپ غصہ دکھاتے ہیں، ابھی آپ نے غصہ بالکل چھوڑ دیا ہے، مجھے پتہ نہیں ہے کہ آپ کو کون سی دوائی انہوں نے دی ہے، آپ کے ساتھ اپوزیشن کھڑی ہے، اپوزیشن آپ کے ساتھ ہے انشاءاللہ اور ہماری کوشش ہوگی کہ آپ کی کرسی کی لاج ہو، اس اسمبلی کی عزت ہو اور اس کے بعد جو حال اس ملک کا ہو رہا ہے، خدارا جو ذمہ دار لوگ ہیں اس ملک کو اس تباہی سے بچائیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، درانی صاحب احتجاج آپ کا ریکارڈ ہو گیا، میری گزارش ہے کہ آپ سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ ہم کوئسچن آور شروع کر سکیں۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر صاحب، اگر مجھے بھی تھوڑا سا موقع دیں تو میں مشکور رہوں گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، بابک صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: کوئسچن آور کے بعد بات کریں گے، کوئسچن آور،۔ آپ سارے سمجھتے ہیں کہ کوئسچن آور سے پہلے نہیں ہوتا، وہ قائد حزب اختلاف تھے میں نے Respect کی ان کو اجازت دے دی لیکن اب نہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ فیڈرل ایشو ہے، ہم نے تو یہاں کسی کو Arrest نہیں کیا، اور نیب ایک خود مختار ادارہ ہے

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب جناب سپیکر صاحب، جس طرح لیڈر آف دی اپوزیشن نے بات کی، ہم مذمت کرتے ہیں کل کا جو واقعہ ہوا ہے جناب سپیکر، اور اس پر ایک پارٹی کے علاوہ سارے

ملک کی تمام سیاسی جماعتوں کا موقف وہ بڑا واضح ہے اور یہ بہت بڑی زیادتی ہے جناب سپیکر، تو جس طرح پہلے نعرے لگتے تھے کہ لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گیجناب سپیکر، یہ تو بڑا واضح ہو گیا ہے کہ جو سرکار ہے وہ لاٹھی گولی کی سرکار ہے اور یہ چلنے والی نہیں، جناب سپیکر، یہ جو لکھنے والے ہیں، جو بولنے والے ہیں ،جو سوچنے والے ہیں اگر ان کے ساتھ اسی طرح ذاتیات ہوتی رہیں جناب سپیکر تو یہ کس طرح ممکن ہو گا جناب سپیکر، احتساب کا کوئی مخالف نہیں، کوئی سیاسی جماعت احتساب کا مخالف نہیں ہے لیکن احتساب کو اگر انتقام کے طور پر استعمال کیا جائے گا جناب سپیکر، یہ ناقابل برداشت ہے۔ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں جناب سپیکر، جب مشرف کا فیصلہ آجاتا ہے تو ایک محکمے کاPROوہ آکر پریس کانفرنس کرتا ہے، مذمت کرتا ہے اور غصے اور غم کا اظہار بھی کرتا ہے لیکن میرے صوبے میں اگر کوئی آفیسر اس فیصلے پر ٹویٹ کرتا ہے جناب سپیکر، تو اس کو سسپنڈ کیا جاتا ہے، جناب سپیکر، افسوسناک بات ہے، یہ جو پیمانہ ہے، یہ جو طریقہ کار ہے، بلاول بھٹو زرداری 27 تاریخ کو۔۔۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، یو منټ کښې خپله خبره کوم .

قائد حزب اختلاف: اس کو تھوڑا سا موقع دینا چاہیے، بابک صاحب ایک ضروری بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگر آپ کہتے ہیں تو میں کوئسچنز آور کو سسپنڈ کر دوں پھر۔ کیونکہ کوئسچنز آور ہے اور اگر ساری سپیچز کریں گے تو وہ پھر ٹائم اس میں آجائے گا کیونکہ بڑےImportant questionsہیں آپ لوگوں کے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، یہ تو اسمبلی ہے، اس پر تو ہم بات کریں گے۔ اس طرح تو نہیں ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: ذرا مختصر کر دیں۔

جناب سردار حسین: ہم تو بات کرتے ہیں۔ خدانخواستہ غیر پارلیمانی الفاظ اگر ہوں تو آپ حذف کر سکتے ہیں لیکن اگر یہاں بھی مارشل لاء اسمبلی پر لگے گا تو ہم کیا کریں گے ؟

جناب سپیکر: نہیں احتجاج ہو گیا، آپ نے تقریر بھی کر لی۔ احتجاج ہو گیا۔

جناب سردار حسین: نہیں، ہم تو یہی ریکویسٹ کرتے ہیں جناب سپیکر

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: آپ سیٹوں پر تشریف رکھیں ،مہربانی کریں۔بس ہو گیا احتجاج، بابک صاحب،بابک صاحب۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بابک صاحب۔ شیر اعظم وزیر صاحب، مائیک کھولیں شیر اعظم وزیر صاحب کا۔

جناب سپیکر: شیر اعظم وزیر صاحب کیا خیال ہے آپ کالاء منسٹر سے یہ پوچھ نہ لیں کہ یہ حکومت نے کیا ہے یا نیب نے کیا ہے؟

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، یہ بڑا افسوسناک ہے سیاسی جماعتوں پہ حملے کرنا، سیاسی لوگوں کو توڑنا ، سیاسی لوگوں کو ڈرانا، سیاسی لوگوں کو دھمکانا، ایک طرف ان کو دھکیلنا کہ اسی جماعت میں آپ چلے جائیں، یہ کسی کے باپ کی جاگیر ہے جناب سپیکر، اس ملک میں لوٹے بھی ہیں اور تمام سدا بہار لوٹے اکٹھے ہو گئے ہیں ایک طرف جناب سپیکر، اب لوگوں کی پگڑیاں اچھالنا یہ انتہائی ناانصافی ہے جناب سپیکر، اور ہم نہیں سمجھتے کہ جو مخصوص عناصر ہیں وہ اس ملک کو کس طرف لے جانا چاہ رہے ہیں جناب سپیکر، اب اگر کسی بندے کو سینئیر لیڈر کو صرف اس لئے گرفتار کیا جارہا ہے کہ پی سی ون Revise ہوا ہے تو میں ان کو بتاتا ہوں، یہ بی آر ٹی کو آپ اٹھائیں چھ دفعہ یہ پی سی ون Revise ہو چکا ہے، چھ دفعہ جو اس کی اوریجنل کاسٹ تھی وہ کتنی تھی اور کتنے پہ جناب سپیکر وہ لے گئے ہیں؟ جناب سپیکر، اس ملک میں یہ چیز بند ہونی چاہئے ،یہ ختم ہونی چاہئے یعنی اپوزیشن کو کمزور کرنے ، اپوزیشن پہ حملے کرنے کے لئے مختلف طریقہ واردات استعمال ہو رہے ہیں جناب سپیکر، عوام تو پھر خاموش نہیں رہیں گے ان لوگوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں، جناب سپیکر، میں وائنڈ اپ کرتا ہوں، آپ ہمیں ضرور جناب سپیکر، ٹائم دو گے، یہ ریاست پاکستان کی بات ہے جناب سپیکر، یہ بائیس کروڑ عوام کی بات ہے، اگر یہاں پہ آئین کی اور پارلیمان کی بالادستی نہیں ہو گی، اگر یہاں پہ قانون کی عملداری جناب سپیکر، نہیں ہو گی، اگر یہاں پہ ادارے آزاد اور خود مختار نہیں ہوں گے، اگر یہاں پہ عدالتوں کو دھمکایا جائے، ان پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی جائے جناب سپیکر، اگر سیاسی جماعتوں کو توڑا جائے گا جناب سپیکر، اگر اس طرح کے ہتھکنڈے استعمال ہوں گے ، یہ ریاست کے لئے نہ صرف نقصان دہ ہے بلکہ بدنامی کا باعث ہے جناب سپیکر، اس پریکٹس کو بند ہونا چاہئے، کتنے لوگوں کو یہ لوگ گرفتار کریں گے؟ اور پھر آپ دیکھیں جناب سپیکر، کسی پہ الزام ثابت نہیں

ہوا انکوائری نہیں ہوئی انوسٹی گیشن نہیں ہوئی جناب سپیکر، لہذا ہم اس پریکٹس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ ملک و قوم کی خاطر اس پریکٹس کو جناب سپیکر، بند ہونا چاہیئے، ملک کا سوچنا چاہیئے، اداروں کا سوچنا چاہیئے، پارلیمان کا سوچنا چاہیئے، قانون کا سوچنا چاہیئے، آئین کا سوچنا چاہیئے اور جناب سپیکر، انصاف کے ان بڑے بڑے دعووں کا سوچنا چاہیئے جو دعوے کئے گئے ہیں، جناب سپیکر۔

جناب شیر اعظم وزیر: ٹھیک ہے آپ مناسب سمجھتے ہیں تو آپ کریں لیکن ہم تو نوٹس میں لائیں گے، تو ہم آپ کے نوٹس میں لاتے ہیں کہ یہ آپ پہ بھی، یعنی یہ کسی طرح بھی حکومت کے حق میں نہیں ہے۔ دوسری بات یہ، ابھی ہمارے جو خورشید شاہ صاحب ہیں اس کی ضمانت ہوگئی، سب کو پتہ ہے گھنٹوں میں وہ معطل ہو جاتی ہے ۔مارشل لاء میں بھی جب پہلی دفعہ احتساب introduce ہوا تھا، Accountability، اس وقت بھی اتنی اندھیر نگری نہیں تھی، تقریباً ایک سال بعد جنرل مشرف نے انتقام شروع کیا، یہ آپ والی گورنمنٹ آتے ہی اس نے احتساب کو انتقام میں بدل دیا، اب اس کی افادیت ہی نہیں رہی۔ جس چیز پر احسن اقبال کو پکڑتے ہیں کہ سٹیڈیم بنا ہوا ہے، یہ تو میں کہتا ہوں، ہاؤس میں خواہ وہ گورنمنٹ بنچیز ہیں، یا اپوزیشن بنچیز ہیں کوئی ایک ممبر بھی اس سے مبرا نہیں ہے، سب نے کچھ نہ کچھ کام تو کئے ہوں گے، کام کے بغیر تو ایک ایم پی اے آنریبل ایم پی اے نہیں رہا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر ایک ایم پی اے Equally responsible ہے اور مجرم ہے، اگر احسن اقبال مجرم ہے، تو یہ بالکل گپ شپ ہے، بلیک میلنگ کرنا، گورنمنٹ چھوڑیں، اس سے حکومتیں بنتی نہیں ہیں، کامیاب نہیں ہوتیں؟ قومیں نہیں بنتیں، یہ ملک کے لئے بڑا نقصان دہ، زہریلا اقدام ہے اس سے ملک ٹوٹتا ہے، اس سے قومیں ٹوٹتی ہیں۔ یہ ٹوٹنے کی کوشش نہ کریں۔ کسی سیاسی پارٹی کو میں کہتا ہوں، میری عرض یہ ہے اس فلور پر، یہ آواز ہے کہ خدا کے لئے احتساب سب کا ہونا چاہیئے It should be across the board اور یہ ہم مانتے ہیں، اس کے ہم حامی ہیں احتساب، ناٹ، انتقام۔، احسن اقبال کے واقعہ کے بعد تو یہ ثابت ہو گیا کہ یہ سو فیصد انتقام ہے، احتساب نہیں ہے۔ اب دیکھیں 27 دسمبر کو 27 دسمبر کو لیاقت باغ میں جلسہ ہم کر رہے پاکستان پیپلز پارٹی جو بینظیر بھٹو شہید ہوئی ہیں، وہ اپنی ماں کے مزار، جہاں اس نے شہادت پائی ہے

اس جگہ کو بھی نہیں چھوڑ رہے آج تک اس وقت تک ہم کو اجازت نہیں ملی ہے، اگر وہ بلاول بھٹو زرداری صاحب کو بلیک میل کرنا چاہتے ہیں تو یہ تو ان کی خام خیالی ہے، تم پر یہ ہے وہ ہے وغیرہ وغیرہ،۔۔۔

جناب شیر اعظم وزیر: Thank very much, Mr. Speaker, to leave me the Floor you، کل کی بات جو زیر بحث ہے جناب احسن اقبال صاحب کی، یہ ملک کے طول اور عرض ہر ایک کو پتہ ہے کہ صرف زبان بندی کی وجہ سے ہوا تو یہ حکومت کے لئے باعث شرم بات ہے اور یہ کوئی ترقی یا کوئی Positive step نہیں ہے، یہ خود حکومت کو ختم کر رہے ہیں، یہ حکومت کا معیار کم کرنے کے مترادف ہو گا۔ جس طرح جناب خورشید شاہ صاحب کو ضمانت دی جاتی ہے، ادھر۔۔۔

جناب سپیکر: وائنڈ اپ، پلیز وائنڈ اپ کریں۔

جناب شیر اعظم وزیر: میں کہتا ہوں کہ ہم بلاول صاحب کے ساتھ کھڑے ہیں پاکستانی، پیپلز پارٹی یہ جتنا بھی دبائیں گے اتنا ہی یہ ابھرے گی۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔** شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جس طرح کل احسن اقبال صاحب کو جس بے ڈھنگ طریقے سے بلا کر گرفتار کیا گیا، یہ حقیقت میں پارلیمان کی توہین، پارلیمنٹ کی توہین ہے، الیکٹیڈ نمائندوں کی توہین، اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے۔ آپ نے دیکھا جب سے یہ حکومت آئی ہے، انہوں نے شروع ہی سے جھوٹے الزامات لگا کر خاص طور پر جو اپوزیشن کے ممبران ہیں، اور پاکستان مسلم لیگ (نون) سے جو تعلق رکھتے ہیں، ان پر جھوٹے مقدمے دائر کر کے اور بغیر کسی ثبوت کے جیلوں میں بند کیا۔ آج رانا ثناءاللہ کی ضمانت منظور ہوئی، آٹھ مہینوں میں کوئی چیز ثابت ہی نہیں ہو سکی، جھوٹے الزام پر اس نے اس کو بغیر کسی تفتیش کے بند کیا، اس طریقے سے ہماری پارٹی کے لیڈر نواز شریف صاحب کے خلاف جھوٹے مقدمے بنا کر ان کے خلاف جو فیصلہ دیا، شہباز شریف کو اندر کیا، حمزہ شہباز کو اندر کیا، سعد رفیق کو، عثمان رفیق کو اور اس ملک کے سابقہ وزیر اعظم شاہد خاقان، وزیر اعظم رہا ہے اس ملک کا، الیکٹیڈ وزیر اعظم رہا ہے، ابھی تک اس پر کوئی الزام نہیں اور اس کو بند کیا ہوا ہے۔ کل مفتاح اسماعیل کی ضمانت ہوئی ہے، نیب کے پاس پروف نہیں تھا، بالآخر عدالت عالیہ نے ضمانت

منظور کی، ان سے پوچھا گیا کہ آپ کوئی پروف بتائیں، گرفتار کر کے بند کر کے تفتیش کر رہے ہیں وہ بھاگ نہیں رہے تھے۔ احسن اقبال کا سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ انہوں نے اپنے حلقے میں سپورٹ کمپلیکس تعمیر کرایا، یہ ہر نمائندے کا فرض بنتا ہے کہ علاقے کی تعمیر و ترقی کے لئے کام کریں، ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے کام کریں، سڑکیں بنائیں، پل بنائیں، سکولز بنائیں، ہسپتال بنائیں، یہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے، اگر یہ جرم ہے تو سارے ایم پی ایز، ایم این ایز اور سینیٹرز سارے اس میں شامل ہیں، انہوں نے جس وقت جواب دے دیا، کوئی بھی ایسی بات نہیں تھی جو انہوں نے چھپائی ہو جبکہ ایک ایسا Allegation ان پر لگایا گیا، ڈھائی ارب کا پراجیکٹ ہے، چھ ارب کی کرپشن، ایک اخبار میں بھی ہے کہ چھ ارب کی کرپشن ہوئی، تو یہ حکومت جو آنکھیں بند کی ہوئی ہے، یا تو یہ حکومت اتنی نااہل ہے کہ یہ کسی کو پوچھ بھی نہیں سکتے۔ جہاں تک احتساب کی بات ہے، کون انکار کرتا ہے، احتساب ہونا چاہئے Across the board ہونا چاہئے، بغیر کسی Affiliation کے ہونا چاہئے لیکن صرف اور صرف اپوزیشن کو Victimize کر رہے ہیں اور اپوزیشن کے لوگوں کو یہ زور دے کر ان کی جو سیاسی وابستگی ہے تبدیل کرنے کے لئے کر رہے ہیں، جو بھی حق کی آواز اٹھاتا ہے اس کو بند کرتے ہیں۔ ابھی جو آپ نے دیکھا کہ جاوید لطیف 'ٹاک شو' میں آتا ہے، وہ ٹی وی پر اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے اس کو بھی نوٹس بھیج دیا گیا ہے۔ بخاری صاحبہ کو بھی نوٹس بھیج دیا گیا ہے، تارڑ صاحب کو بھی نوٹس بھیج دیا گیا ہے۔ جو بھی اگر حق اور سچ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: وائنڈ اپ کریں، پلیز۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: جو بھی حق کی اور سچ کی آواز اٹھاتا ہے اس حکومت میں اس کے خلاف کارروائی ہوتی ہے، یہ نیب نیازی گٹھ جوڑ نہیں تو اور کیا ہے۔ نیب کی کیا پوزیشن ہے؟ آج کے اخبار میں میں نے پڑھا، ایک مرکزی وزیر ہے، ایک ذمہ دار شخص ہے، وہ کہتا ہے احسن اقبال کو تین دن تک لٹکایا جائے، یہ کس بات کی غمازی ہے؟ یہ جو انہوں نے جس طریقے سے کہا ہے اس وزیر کے خلاف بھی کارروائی ہونی چاہئے۔ اس کے پاس کیا عدالتی اختیارات ہیں کہ ایک پارلیمنٹ کے ممبر کو، کسی عام شہری کو، کسی کو اجازت نہیں کہ اس کے خلاف اس طرح کی بات کرے اور پارلیمنٹ کا ممبر ایک پارٹی کا جو سب سے بڑی پارٹی ہے، اس کا سیکرٹری جنرل ہے اور فیصلہ دیتا ہے مرکزی وزیر، وہ فیصلہ دیتا ہے کہ تین دن تک لٹکانا چاہئے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Windup, please.

سردار محمد یوسف زمان: یہ حکومت اور نیب کا گٹھ جوڑ نہیں تو اور کیا ہے؟ پہلے ہی وزیر بتا دیتے ہیں فلاں کو گرفتار کریں گے، فلاں کی گرفتاری ہو جاتی ہے تو یہ سارا حکومت کر رہی ہے، انصاف کے نام پر حکومت آئی تھی، انصاف عوام نے بھی دیکھ لیا، یہ انصاف پارلیمنٹ نے بھی دیکھ لیا، یہ پوری دنیا نے دیکھ لیا، پاکستان کی بدنامی جتنی اس حکومت میں ہوئی ہے۔ ہم تو پوری دنیا میں اکیلے ہو کر رہ گئے ہیں۔ کشمیر کے مسئلے میں ہم اکیلے ہیں، ہم داخلی طور پر اس طرح انتشار کا شکار ہیں اور اس حکومت کی جو ذمہ داری بنتی تھی اس نے کبھی سوچا بھی نہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، سردار صاحب، مہربانی کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: جب ایک آدمی کو پکڑا جاتا ہے اور اس کو ضمانت پر رہا کیا جائے یہ کہہ کر کہ کچھ پروف نہیں ہے تو پھر کس لئے ان کو بند کیا جاتا ہے، اس سسٹم کو کمزور کرنے کیلئے، جمہوریت کو کمزور کرنے کیلئے، تو چاہئے کہ جب وہ عوام کے نمائندے ہیں تو وہ ان کیلئے کام کریں اور عوام کا جو حق ہے وہ ان کو ملنا چاہئے اور عوام کا حق عوامی نمائندوں کے ذریعے مل سکتا ہے تو اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو ویری مچ۔ میں سابق ایم پی اے آنریبل زر گل خان کو اسمبلی میں تشریف لانے پر خوش آمدید کہتا ہوں اپنی جانب سے بھی اور ایوان کی طرف سے بھی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب، سپیکر زر گل تو روزانہ آتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آج اسمبلی میں پہلی دفعہ آیا ہے، وہ اسمبلی نہیں آیا تھا۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Leave applications, sorry, 'Questions Hour':

اچھا ہیلتھ منسٹر صاحب بیمار ہیں دو دن کی ان کی چھٹی ہے ان کے کوئسچنز ہم ڈیفر کر دیتے ہیں کہ وہ جس دن آئیں تو اس کے بعد اگلے کسی دن میں رکھ لیں گے، ہیلتھ منسٹر صاحب کے کوئسچنز۔ پہلے عاطف خان صاحب کے لیتے ہیں کوئسچن کیونکہ ان کی بڑی Important meeting ہے سیکرٹریٹ کے اندر۔

محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ، کوئسچن نمبر 4303۔

* 4303۔ محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ کیا وزیر کھیل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے صوبہ بھر میں کھیل کے میدان بنانے کا اعلان کیا تھا؟
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بنوں ڈویژن میں کن کن مقامات پر کتنے کھیل کے میدان بنائے گئے ہیں، کتنے مکمل ہو چکے ہیں، مذکورہ ڈویژن میں مقامات کی تفصیل علیحدہ علیحدہ ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف {سینیئر وزیر (سیاحت)}: جی ہاں، یہ درست ہے۔
(ا) بنوں ڈویژن میں کھیل کے میدانوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔
کھیل کے میدانوں کی تفصیل

ضلع	کھیل کے میدان	کیفیت
بنوں	تحصیل بنوں	کام شروع ہے
	تحصیل ڈومیل	مکمل ہو چکا ہے
لکی مروت	تحصیل لکی مروت	مکمل ہو چکا ہے
	تحصل سرائے نورنگ	مکمل ہو چکا ہے

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب، اور جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا ایک اور بھی شکریہ ادا کرتی ہوں، کل ہمیں ٹائم پہ یہ کوئسچن کے جواب ملے تھے تاکہ ہم اس کا پتہ کروائیں کہ کا یہ صحیح جواب ہے کہ نہیں؟ تو جناب سپیکر صاحب، پشاور ڈویژن کا میں نے پوچھا ہے کہ اس میں پلے گراؤنڈ کتنے بنے ہیں، پشاور ڈویژن میں ان لوگوں نے تین پلے گراؤنڈ دیئے ہیں، ٹاؤن تھری ولی آباد مکمل ہو چکا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ میں منسٹر صاحب کو یہ بتادوں۔

Mr. Speaker:Ladies, please take your seats.Law Minister Sahib, Law Minister Sahib

اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں بہت Disturbence ہو رہی ہے۔ گپ شپ کے لئے لابی ہے وہاں آپ چلے جائیں پلیز

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب سائنس سپیریر کالج کا جو گراؤنڈ ہے اس کی آدھی دیوار بنی ہوئی ہے، باقی یہ پلے گراؤنڈ کمپلیٹ نہیں ہے، کل خود میں نے اس جا کر وزٹ کیا ہے۔ گڑھی بلوچ کا جو بتایا ہوا ہے اس کا تو وجود ہی نہیں ہے، یہ صرف کاغذوں میں ہے اور میرہ کچوڑی کا جو ہے، اس کی صرف زمین

Locate کی ہوئی ہے کہ اس زمین پر پلے گراؤنڈ بنے گا باقی ٹو، تھری، فور اس کی بھی صرف لوکیشن کاغذوں میں ہے، پیسے نکالے جا چکے ہیں اور یہ سارا جھوٹ پر مبنی ہے۔ پھر اس محکمے نے جو ہمارے اس ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے، اس پر پریویلج موشن آتی ہے، محکمہ نے ہمیں غلط جواب دیا ہے اور میں خود اس کوئسچن کو لے کر ہر جگہ پشاور ڈسٹرکٹ میں گھومی ہوں اور یہ مجھے کہیں نظر نہیں آئے۔ باقی نوشہرہ کا، نوشہرہ کے ایم پی ایز سے میں نے پوچھا ہے تو وہ لوگ بتا رہے ہیں کہ ہمارے کمپلیٹ ہیں۔ میں بذات خود نہیں گئی کہ اس کو میں چیک کر سکوں، کل ایک دن تھا اور چارسدہ کو بھی میں نے وزٹ نہیں کیا لیکن پشاور ڈسٹرکٹ کا میں بذات خود کل گئی ہوں، میں منسٹر صاحب کو Picture بھی دکھادوں گی اور یہ ان لوگوں نے مکمل لکھا ہے تو سب سے پہلے اس ایوان کا اس پہ پریویلج آتا ہے کہ ہمیں غلط جواب بھیجا ہوا ہے۔

Mr.Speaker:Honourable senior Minister,Atif khan Sahib,respond please,

جناب محمد عاطف {سینیئر وزیر (سیاحت)}: شکریہ سپیکر صاحب۔ آنریبل ممبر نے کہا کہ یہ موجود ہی نہیں ہے یہ تو نہیں ہو سکتا، میرے لئے بہت عجیب بات ہو گی، ایک سکیم یہ ہو سکتا ہے کہ سو فیصد مکمل نہ ہو اور وہ کہیں سو فیصد مکمل ہے، ہو سکتا ہے 95 پرسنٹ ہو میں یہ کر سکتا ہوں بلکہ میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس کوئسچن کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ وہاں پتہ چل جائے لیکن میری صرف ایک ریکویسٹ ہو گی جناب سپیکر Do you want کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں چلا جائے۔

سینیئر وزیر (سیاحت): جی، سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں لیکن وہاں پہ صرف میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ اگر یہ اتنا بڑا الزام ہے کہ موقع پر نہیں ہیں تو میرے خیال میں پھر شاید میڈم کو بھی کچھ نہ کچھ ہونا چاہیے اور اس کے علاوہ میں کہتا ہوں کہ بھیج دو اس کو کمیٹی میں تاکہ پتہ چل جائے۔

جناب سپیکر: جی ثوبیہ بی بی۔ منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ اس کو۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، گڑھی بلوچ کا جو ہے اس کا کوئی وجود نہیں ہے، اور اس میں لکھا ہوا ہے، گڑھی بلوچ کا جو میں کہہ رہی ہوں، یہ ہے ٹاؤن ٹو کا۔ اور باقی جو میرہ کچوڑی ہے اس کا صرف ایک میدان ہے جس کو صرف Locate کیا ہے کہ فلاں میدان پہ، نہ اس کی کوئی چاردیواری ہے نہ اس پہ کوئی اور چیز بنی ہوئی ہے اور نہ کوئی پلے گراونڈ ہے اور نہ اس کا پی سی فور ہے، کچھ بھی نہیں ہے اور اس طرح یہ

ٹاون تھری کا جو ہے اس کی آدھی دیوار بھی بن چکی، ہے دو کمرے بھی ہیں لیکن مکمل نہیں ہے اور یہ بھی انھوں نے مکمل کہا ہے، باقی ڈھیر سارا کام ہے، میرے پاس اس کے نو پوائنٹس ہیں، اگر آپ کو چاہیے تو میں نے جگہ جگہ اس کے پوائنٹس وغیرہ اس کی Pictures لی ہیں جو میں آپ کو مہیا کر سکتی ہوں آپ کی آسانی کے لئے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، انہوں نے تو خود ہی کہہ دیا ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔ جی عاطف خان صاحب۔

سینئیر وزیر سیاحت سپیکر صاحب، میں نے یہی کہا ہے کہ بھیج دیں، سب کا پتہ چل جائے گا تو پھر تو بات ختم ہو گئی، جب میں نے کہہ دیا کہ بھیج دیں، بس ختم ہو گئی۔

جناب سپیکر: ثوبیہ بی بی، کمیٹی کو بھیج دیں؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: ٹھیک ہے سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں لیکن مجھے پلیز ٹائم کا اور اس کی تاریخ کا مجھے بتا دیں، عاطف صاحب گورنمنٹ میں ہیں اسی ایوان میں میرے پانچ چھ دفعہ کوسچن۔۔۔۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں، دیکھیں انہوں نے کر دیا ہے، اب اس میں مزید بحث کی گنجائش نہیں ہے۔

Question No.4303 may be referred to the Standing Committee on Sports. Is it the desire of the House that the Question No.4303 is referred to the Committee? Those who are in favuor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

. (The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question No.4303 is referred to the Standing Committee on Sports. Question No.4302, Mohtarama Sobia Sahiba.

* 4302 محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر کھیل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے صوبہ بھر میں کھیل کے میدان بنانے کا اعلان کیا تھا؟

(ب) (اگر الف) کا جواب اثبات میں ہو تو پشاور ڈویژن میں کن کن مقامات پر کتنے کھیل کے میدان بنائے گئے ہیں، کتنے مکمل ہو چکے ہیں، مذکورہ ڈویژن میں مقامات کی تفصیل علیحدہ علیحدہ ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف {سینئیر وزیر (سیاحت): (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) پشاور ڈویژن میں گذشتہ دور حکومت میں تکمیل شدہ کھیل کے میدانوں کی ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے:

ضلع/ڈویژن	کھیل کا میدان	کفیت
پشاور	1. پشاور ٹاؤن IIIوالی آباد	مکمل
پشاور	2۔ ٹاؤن۔ I سپریئر سائنس کالج وزیر باغ	مکمل
پشاور	3۔ ٹاؤن۔ II گڑھی بلوچ	مکمل
پشاور	4۔ ٹاؤن۔ IV میر کچھوڑی 23,&4,5	کام جاری ہے
نوشہرہ	1۔ تحصیل پلے گراؤنڈ نوشہرہ۔	مکمل
نوشہرہ	2 تحصیل پلے گراؤنڈ جہانگیرہ۔	مکمل
نوشہرہ	3 تحصیل پلے گراؤنڈ پبی۔	مکمل
چارسدہ	1۔ تحصیل پلے گراؤنڈ تنگی۔	مکمل
چارسدہ	2 تحصیل پلے گراؤنڈ شبقدر۔	مکمل
چارسدہ	3 تحصیل پلے گراؤنڈ تورنگزئی۔	مکمل

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہی دوسرا کوسچن ہے بنوں ڈویژن کے لئے۔ جناب سپیکر صاحب، اس میں لکی مروت میں پلے گراونڈ کا کہا گیا ہے کہ مکمل ہو چکا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، ادھر بھی یہ آدھا ہے، تھوڑا سا کام اس کا ہوا ہے آدھی دیوار اس کی ہوئی ہے اور باقی اس میں کچھ بھی نہیں ہے اور ایک زمین اور ایک جگہ کو مختص کیا گیا ہے کہ اس جگہ پہ ہو گا لیکن اس میں بھی لکھا ہوا ہے کہ یہ مکمل ہے لیکن یہ نامکمل ہے اور ابھی تک اس پر کوئی کام نہیں ہوا۔ درمیان میں سٹارٹ ہو گیا، ایک دو مہینے کام ہو چکا ہے، اس کے بعد اس پہ کوئی کام نہیں ہوا ہے اور اس طرح سرائے نورنگ کا بھی ہے جس پہ بھی کام نہیں ہوا ہے اور بنوں کا جو ہے ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب درانی کا حلقہ ہے، اس میں لکھا ہے کہ کام شروع ہے لیکن جوڈو میل کا تحصیل ہے اس پہ بھی کام نہیں ہوا ہے،۔ وہ بھی آدھا ہے باقی نامکمل ہے۔

Mr.Speaker:Ji,Atif Khan Sahib,respond please.

سینیئر وزیر سیاحت: جی میں صرف Clarification کے لئے اگر یہ چاہتی ہیں تو اس کو بھی بھیج دیتے ہیں کمیٹی میں لیکن صرف Clarification کے لئے، یہ ہے کہ شاید پہلے اس کو For work دیکھنا چاہیے کہ اس سکیم میں کیا کیا ہے ؟ ہو سکتا ہے کچھ ایسی سکیمیں ہوں جہاں پہ صرف گراؤنڈ آپ کو Provide کرنا پڑتی ہے، کسی کا بھی پورا Pavilion بنتا ہے، کسی میں ساتھ دیوار ہوتی ہے تو اب تو مجھے پتہ نہیں کہ وہ دیکھ لیں تو جو چیز ہے کاغذ میں وہی چیز اگر موقع پر نہیں ہے تو پھر تو ضرور میں کہوں گا کہ غلط ہوا ہے لیکن اس میں چیک کرنا پڑے گا کہ اس کاغذ میں کیا کیا چیزیں ہیں، ٹھیکے میں وہ چیزیں شامل ہیں یا نہیں؟ تو اگر نہیں ہیں تو پھر تو بات ہی ختم ہو گئی، اگر ہیں اور موقع پہ نہیں ہیں تو اس کو بھی بھیج دیں کمیٹی میں تاکہ پتہ چل جائے۔

جناب سپیکر: صوبیہ بی بی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر، تحصیل لکی مروت کا میں نے پوچھا کہ فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے یہ آدھا رہ گیا ہے، باقی اس کو کمپلیٹ نہیں کیا گیا، تھوڑے پیسے دیئے ہوئے ہیں لیکن ٹھیکیدار نے ایڈوانس پیسے لئے ہوئے ہیں باقی اس کو کمپلیٹ نہیں کیا گیا۔ اسی طرح سرائے نورنگ کا بھی یہی قصہ ہے اور میں لیڈر آف اپوزیشن کو ریکویسٹ کروں گی کہ بنوں کا وہ خود آپ لوگوں کو بیان کریں کہ اس کی جو سیچویشن ہے اور ادھر لکی مروت کے بھی ایم پی ایز ہوں گے، اور سرائے نورنگ کے بھی ہوں گے، ان کو بھی چاہیے کہ اس کے اوپر وہ خود بات کریں۔

جناب سپیکر: صوبیہ بی بی، کوئسچن آپ کا ہے اور آپ ہی بتائیں۔ منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے کہ اگر آپ Satisfied نہیں ہیں تو ہم کمیٹی کو بھیج دیں، وہاں پہ ہو جائے گا۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میں Satisfied نہیں ہوں، بالکل جی بھیج دیں، بالکل کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب سپیکر: عاطف خان صاحب، کمیٹی کو بھیج دیں؟

سینیئر وزیر سیاحت: جی بھیج دیں۔

Mr.Speaker :Is it the desire of the House that Question No.4302 may be referred to the Standing Committee on Sports? Those who

are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried).

Mr.Speaker: Ayes have it. The Question No.4302 is referred to the concerned Standing Committee. Question No.4331, Janab Inayat Ullah Khan Sahib.

* 4331جناب عنایت اللہ: کیاوزیر سیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ

(الف)روان مالی سال کے دوران حکومت نے سیاحت کے فروغ کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے مذکورہ مختص شدرہ فنڈز کے خرچ سے محکمہ سیاحت نے جو منصوبے تیار کئے ہیں ان کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے سیاحت کے فروغ کے لئے بیرون ملک ایونٹس میں نمائندگی کے لئے افراد کے چناؤ کافیصلہ کیاہے؟

(ج)اگر (الف)و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں توبیرون ملک سیاحت کے فروغ کے سلسلے میں مجوزہ ایونٹس کے لئے افراد کے چناؤ کے لئے کیاطریقہ کار وضع کیاگیاہے اور مذکورہ افراد کوکس قسم کی مراعات دیئے جائیں گے ؟اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف {سینیئر وزیر (سیاحت): روان مالی سال کے دوران ٹورازم کارپوریشن نے سیاحت کے فروغ کے لئے مختلف منصوبے تیار کئے ہیں (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) جی ہاں، یہ بات درست ہے کہ حکومت سیاحت کے فروغ کے لئے بیرون ملک میں نمائندگی کے لئے افراد کا چناؤ کرتی ہے۔

(ج)بیرون ملک سیاحت کے فروغ کے سلسلے میں مجوزہ ایونٹس کے لئے افراد کا چناؤضرورت اور تجربے کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اور ان افراد کو مجوزہ مقرر کردہ/طے شدہ سرکاری سفری الاؤنس دیا جاتا ہے۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، یہ سوال میں نے کیاتھا کہ رواں مالی سال کے دوران حکومت نے سیاحت کے فروغ کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے۔مذکورہ مختص شدہ فنڈز کے خرچ سے متعلقہ محکمہ سیاحت نے جو منصوبے تیار کئے ہیں، ان کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟ یہ دونوں کے جوابات ہیں، اس میں ایک تو میں نے Portfolio کا پوچھا کہ کل Portfolio کتنا ہے، میرا خیال ہے وہ تو عاطف صاحب کو

معلوم ہو گا کیونکہ وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے اوپر نظر رکھتے ہیں لیکن جو تفصیل دی گئی ہے منصوبوں کی، تو وہ Block منصوبے تو دیئے گئے ہیں لیکن اس کے اندر جو سب سکیمز بنتی ہیں، ایک بلاک منصوبہ ہے، اس کے اندر جو سب سکیمز بنتی ہیں ان کی تفصیل نہیں دی گئی ہے، تو اس پہ اگر منسٹر صاحب تھوڑا ریسپانڈ کریں تو پھر آگے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی عاطف خان صاحب۔

سینئیر وزیر سیاحت: اس طرح ہے، میرے خیال میں پورے ہاؤس کا انٹرسٹ ہو گا اس میں کیونکہ روڈز بن رہے ہیں ہمارے پاس ٹوٹل، جو انہوں نے سوال کیا ہے وہ تو الگ ہے لیکن روڈز کا اگر ٹوٹل میں آپ کو بتا دوں تو ہمارے پاس تین سکیمیں ہیں ایک ہماری Provincial Annual Development Programme کے جو پیسے ہیں وہ پانچ ارب روپے ہیں، اس میں سے کچھ روڈز Approve ہو گئے ہیں جس میں ملاکنڈ ہے، ہزارہ ہے اور ایک بنوں کی سکیم ہے۔ پانچ ارب روپے کی ہے۔ پھر اس کے علاوہ دوسرے نمبر پہ ورلڈ بینک کا پراجیکٹ ہے، KITE کے نام سے ہے وہ تقریباً ستر ملین ڈالر کا ہے، شاید کوئی بارہ ارب روپے بنتے ہیں، اس میں کچھ روڈز ہیں، اس کی ڈیٹیل ہے اور پھر تیسرے نمبر پہ جو ورلڈ بینک کا پراجیکٹ ہے، ستر ملین Already ہے 30 ملین ڈالرز کی، انہوں نے کمٹمنٹ کی ہے لیکن وہ یہ چاہ رہے تھے کہ ان کے اگر ٹینڈرز ہو جاتے ہیں تو مزید آپ کو 30 ملین ڈالرز اور دیدیں گے، تو یہ تین ہو گئیں، ایک پراونشل اے ڈی پی، پھر ستر ملین ڈالر کا جو Already approve ہو گیا ہے اور 30 ملین ڈالر جو انہوں نے کمٹمنٹ کر لی ہے کہ یہ ہم آپ کو مزید دیدیں گے تو یہ ٹوٹل اگر آپ حساب کر لیں تو پانچ ارب ایک ہیں اور تقریباً پندرہ ارب دوسرے ہیں، بیس ارب روپیہ ورلڈ بینک کا ہے، اس میں صرف روڈز نہیں ہیں اس میں باقی بھی Component ہیں، ٹورازم زون ہے، کچھ Soft components ہیں اور تیسرا جو ہے وہ ayIn ایشین ڈیویلپمنٹ بینک کا ہے، لسٹ اس کی بھی موجود ہے جس میں ہم نے سکیمیں دی ہیں، تقریباً چالیس ملین ڈالر یا تقریباً دس بلین روپے ان کے بھی بنتے ہیں۔ انہوں نے بھی کمٹمنٹ کی ہے کہ انشاء اللہ ان کو بھی ہم نے لسٹ دے دی ہے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ چھ مہینے اس پر لگ جائیں گے، انہوں نے بھی کمٹمنٹ کی ہے کہ ہم بھی روڈ سیکٹر میں، صرف اس کی Approval باقی ہے، ایشین

ڈیویلپمنٹ بینک کی اور باقی پراونشل اے ڈی پی اور جوورلڈ بینک ہے، اس کی Approval ہو گئی ہے اور اس کی لسٹ بھی موجود ہے تو روڈز اس سے رہ گئے وہ تیسرے لسٹ میں انشاءاللہ تعالیٰ آجائیں گے۔

Mr.Speaker:Ji,Inayatullah khan,satisfied?

جناب عنایت اللہ: مطمئن ہوں، سر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 4351، جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

* 4351 جناب عنایت اللہ: کیا وزیر کھیل و سیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیر بالا اور دیر پائین میں سیاحتی مقامات کی گنجائش موجود ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت صوبے کے اندر سیاحت کو فروغ دینا چاہتی ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت شاہی بن شاہی، لڑم، زخنہ، دوبند دورہ، جہاز بانڈہ، کمراٹ کے لئے بطور سیاحتی مقامات کیا اقدامات کرنا چاہتی ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف {سینیئر وزیر (سیاحت)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ دیر بالا اور دیر پائین میں سیاحتی مقامات کی گنجائش موجود ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ حکومت صوبے کے اندر سیاحت کو فروغ دینا چاہتی ہے۔

(ج) یہ بات قابل ذکر ہے کہ موجودہ صوبائی حکومت مرحلہ وار تجزیاتی فزیبلٹی رپورٹس مرتب کرنے کے بعد سیاحتی علاقوں کو بنیادی سہولیات کی فراہمی سمیت سیاحوں کے لئے پرکشش اور آرام دہ بنانے کے لئے برسرپیکار ہے جس میں ضلع دیر بالا اور دیر پائین کے مختلف سیاحتی مقامات بشمول شاہی بن شاہی، لڑم، زخنہ، دوبند دورہ، جہاز بانڈہ اور کمراٹ کو سیاحوں کے لئے مزید آرام دہ اور پرکشش بنایا جائے گا۔

جناب عنایت اللہ: میں اس سوال پہ تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں اور میں چاہوں گا کہ عاطف خان صاحب اس پہ ریسپانڈ کریں۔ اس میں میں نے جو اپر دیر لوئر کے اندر سیاحتی مقامات ہیں اس کا پوچھا ہے کہ اس پہ کوئی کام ہو رہا ہے کہ نہیں ہو رہا ہے؟ تو میرے علم کے مطابق وہ درست کہتے ہیں کہ یہ ان کے Maping میں شامل ہیں،۔ یہ سارے مقامات ان کی Maping میں شامل ہیں، یہ تو بڑے مقامات ہیں جو پورے صوبے کے اندر معلوم ہیں، ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کو معلوم ہیں، اس کے علاوہ بے شمار مقامات اپر دیر، لوئر دیر کے اندر موجود ہیں، اس کو Further explore کیا جاسکتا ہے Maping کے اندر شامل کیا جاسکتا

ہے۔ میں ایک بات کی طرف عاطف خان صاحب کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ اسی ایوان کے اندر جو کمراٹ اور کالام کو لنک کرنے کے لئے کوریڈور بن رہا ہے ،اس حوالے سے بات اٹھی تھی اور ہم نے ان کو ریکویسٹ کی تھی کہ یہ جو کوریڈور ہے اس کو آپ پورا کمپلیٹ کوریڈور بنادیں جو آتنگ سے لیکر کمراٹ تک یہ پوری ویلی ہے اس کو Cover کرے۔ میرا خیال ہے اس کو بھی انہوں نے، میں نے چیک کیا ہے ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کے اندر وہ بات بھی ان کے ایجنڈے پہ ہے کہ یہ کوریڈور جو ہے یہ پورا کمپلیٹ ہو گا۔ میں جو آگے بات کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ چیف منسٹر صاحب کا ایک بیان آیا ہے کہ ہم جنوبی اضلاع کی طرف موٹر وے بنانا چاہتے ہیں، اور سوات کی طرف موٹر وے بنانا چاہتے ہیں۔ ہم اس Statment کو ویلکم کرتے ہیں سچی بات یہ ہے کہ جنوبی اضلاع کی طرف بھی موٹر وے کی ضرورت ہے اور جو ملاکنڈ ڈویژن کے اندر Incomplete ان رہ گئی ہے جو بیوٹی بیسز پہ بنائے جا رہے ہیں، جو Incomplete ہیں ان کو کمپلیٹ کرنے کا ان کا جو اعلان ہے، اس کو ہم ویلکم کرتے ہیں اور سچی بات تو یہ ہے کہ سوات جو ہے وہ ہمارے ملاکنڈ ڈویژن کا دارالخلافہ ہے، ٹورازم کے لئے مشہور ہے، ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں لیکن میں آگے یہ بات کہنا چاہوں گا کہ اب ویسے بھی یہ پراجیکٹ جو ہے، بیوٹی پہ بنائیں گے، یعنی میں نے جو چیک کیا ہے، آپ بیوٹی پہ بنائیں گے، آپ اگر بیوٹی پہ بنانا چاہتے ہیں اور آپ کا موٹر وے کالام تک پہنچ جاتا ہے اور یہ جو Strategically important آپ کو سنٹرل ایشیاء سے لنک کرتا ہے آپ کو چائنا سے لنک کرتا ہے جس کو آپ نے Alternate route declare کیا ہے اور جس پہ ابھی تک کام زیر و ہے، اگر زیرو ہے تو میں یہ چاہوں گا کہ حکومت کوریڈور کا، موٹر وے کا منصوبہ بنانا چاہ رہی ہے تو ہماری طرف سے اپر دیر ،لوئر دیر، چترال کی طرف سے یہ ڈیمانڈ ہے کہ اس موٹر وے کو آپ ٹورازم کے Purpose کے لئے اس سائیڈ پہ بھی Extend کریں اور آپ ویسے بھی بیوٹی پہ بنانا چاہتے ہیں۔ اس میں لوگ طے کریں گے اس کے لئے تو آپ اس کو کمپلیٹ بنادیں، جس طرح یہ کوریڈور بنا رہے ہیں اس طرح موٹر وے کو۔ اس کا مجھے پتہ ہے جواب جو ملے گا، مجھے پہلے بھی جواب انہوں نے دیا تھا، ہمارے کمیونیکیشن منسٹر نے کہ آپ کا اس میں Already موجود ہے۔ یہ بات ہم چھ سال سے سن رہے ہیں کہ آپ کا جو نیشنل ہائی وے اتھارٹی ایم سی سی روڈ ہے نوشہرہ، چکدرہ، چترال روڈ، یہ ایگزیم بینک کے اسکے لیے پیسے منظور ہو گئے ہیں لیکن وہ

ابھی تک ''' آن گراونڈ'' اس پر کوئی کام شروع نہیں ہوا ہے، اس لیے میں چاہونگا، میں اس سوال پر اگے پھر نہیں بڑھونگا لیکن میں عاطف صاحب کا ایک Positive Response اس پر چاہتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ وہ اس کی ایشورنس دیں کہ یہ جو موٹروے ہے، اس کو پورے اپر دیر اور لوئیر دیر اور چترال اور سوات اس سب کو Cover کیا جائیگا۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: سپلیمنٹری, اکرم خان درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ میرا ایک اس میں ضمنی سوال ہے، ہمارے سدرن ڈسٹرکٹس میں، عاطف خان صاحب کو پتہ ہے، بجٹ میں بھی میں نے بات کی اور اس نے بڑا اچھا جواب بھی دیا تھا، ہمارا ایک سیاحتی اور میرے خیال ہمارے Summer کا جو ایک جگہ ہے وہ شیخ بدین ہے, اور میں جب سی ایم تھا تو اس پر میں نے بھی کام کیا تھا، اس کے لیے پمپنگ ٹیوب ویل، لیکن وہ ہمارے جانے کے بعد ابھی تک وہ کام ادھورا ہے اور جب یہاں پر برٹش گورنمنٹ تھی تو اس کا وہاں کیمپ ہوتا تھا جو گرمیوں میں سدرن ڈسٹرکٹ کا سارا نظام تھا ادھر وہاں پر ڈاک بنگلہ ہے تالاب ہے، ابھی تک، تو اس کے بارے میں اگر تھوڑا سا عاطف خان صاحب وضاحت کریں اور اس طرح کہہ دیں کہ ابھی اس پر اتنا کام ہوا ہے، وہ صرف ہمیں ابھی نیا بجٹ آرہا ہے اور اس بجٹ میں اس نے کہا کہ ہم نے Include کیا ہے، شیخ بدین یہ اس کا حصہ ہے، تو اگر ابھی تک جتنا کام اس پر ہوا ہے تو بھی ہمیں بتادیں اور میری ریکویسٹ بھی ہوگی کہ یہ پورے شمالی وزیرستان، ساؤتھ وزیرستان، ٹانک، ڈی آئی خان، بنوں، لکی مروت، کرک تک کا ایریا ہے، اس کے لیے ایک ہی سیاحتی مقام ہے، چونکہ وہاں پر گرمیوں میں ہمارے لوگ جب سوات آتے ہیں، کالام آتے ہیں تو اس کے بہت زیادہ اخراجات ہیں، وہ وہاں موٹر سائیکل پر اور اپنے علاقے کے لوگ پیدل بھی جاسکتے ہیں تو Best جگہ ہے اور پہلے سے انتہائی مشہور جگہ ہے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: میاں نثار گل سپلیمنٹری This is the last supplementary بس بہت سپلیمنٹری ہوگئی ہیں اب آگے بھی چلنا ہے۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، سوال تو سیاحت پر تھا لیکن ہمارے عنایت اللہ صاحب نے جنوبی اضلاع کے موٹروے کی بات کی، تھوڑی سی میں بات کروں، اگر آپ کی اجازت ہو۔ چونکہ اسمبلی سوال سوات موٹر وے اور سیاحت اور ساتھ میں جنوبی اضلاع کے موٹروے، جناب سپیکر، میرے ساتھ یہ کاغذ پڑا ہوا ہے، یہ 2018-12-13 اس پر لکھا ہوا ہے چونکہ جنوبی اضلاع کے لیے پشاور سے ڈی آئی خان تک جانے کے لیے انڈس ہائے وے استعمال ہو رہا ہے جس پر بے انتہا رش کی وجہ سے ایکسیڈنٹ ہوتے رہتے ہیں اور اس میں قیمتی جانیں ضائع ہو چکی ہیں اور لوگوں کو انتہائی مشکلات کا سامنا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ پشاور سے ڈی آئی خان تک موٹروے کی تعمیر کرنے کی منظوری دے۔ جناب سپیکر، میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، پورے ایوان کا بھی کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی اور پھر یہ این ایچ اے میں چلی گئی اور صوبائی حکومت نے اس بجٹ میں پراونشل اے ڈی پی میں اس کے لیے پیسے بھی رکھے اور اس کے بعد جب اپوزیشن کا احتجاج تھا، وزیر اعلیٰ ہاؤس کے سامنے، مجھے اکبر ایوب صاحب کی توجہ چاہیے ہو گی، تو وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا کہ ہم نے جنوبی اضلاع کے لیے موٹر وے منظور کروالیا ہے، تو ہم نے ان سے یہ ریکویسٹ کی کہ اس میں اگر جنوبی اضلاع کے ایم پی ایز /، ایم این ایز کو مشاورت میں شامل کیا جائے تو بڑا اچھا ہو گا، انہوں نے وعدہ کیا، اکبر ایوب صاحب کو کہا لیکن جب اخبار میں ہم نے دیکھا کہ سوائے حکومت کے ایم این ایز اور ایم پی ایز کے کسی کو مدعو نہیں کیا گیا، بعد میں جب ہم اس کے پی ڈی کے ساتھ ملے، پروپوزل نمبر ون سے لیکر پروپوزل نمبر پانچ تک، انہوں نے کہا کہ ہم نے پروپوزل نمبر ٹو کو منظور کروایا ہے جس میں ہمارے جنوبی اضلاع کی شہ رگ جس کو کرک کہا جاتا ہے، جو مشرق اور مغرب میں تقریباً 150/140 کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے، اس کو Ignore کیا گیا، اس ضلع کو جو روزانہ اس ملک کو تقریباً ایک ارب روپے دے رہا ہے۔ جناب سپیکر، پروپوزل نمبر ون میں 339 کلومیٹر موٹروے پشاور سے ڈی آئی خان تک جائے گی، پروپوزل نمبر ٹو میں 301 کلومیٹر بن رہا ہے، میں ذرا اکبر ایوب صاحب کو ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں، چونکہ یہ موقع تو اس کا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ڈسکس ہو گیا، یہ عاطف خان سے Related ہے ہی نہیں، کوشش کریں سپلیمنٹری اسی کے متعلق ہو،

میاں نثار گل: نہیں جب موٹروے کا ذکر آیا۔

جناب سپیکر: میں سمجھ رہا تھا، وہ اور بات کرینگے لیکن چلیں تھینک یو، دیکھتے ہیں کوئی جواب اگر دے سکیں تو۔

میاں نثار گل: ، کرک کو اس میں Ignore نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: صحیح کہتے ہیں آپ کے کرک کو شامل ہونا چاہیے، .Karak should be included

میاں نثار گل، کم از کم ایسا روڈ بھی ہو کہ پورے جنوبی اضلاع، فاٹا بھی ہے، ہنگو ہے، بنوں ہے، لکی ہے، یہ سب کو فائدہ دے، کرک ایک پسماندہ ضلع ہے، اگر اس میں رہ گیا تو پھر ہم ناراض ہونگے۔

جناب سپیکر: کرک دو بئی ہے، یقیناً انہوں نے شامل کیا ہو گا، پوچھ لیتے ہیں۔ جی عاطف خان۔

جناب بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب، سپلیمنٹری کوئسچن۔

جناب سپیکر: ٹورازم کا ہو گا روڈ کا نہیں ٹورازم کا، دیکھیں جب اکبر ایوب خان کا نمبر آئے گا تو یہ کوئسچن اس وقت کریں، وہ تیاری کر کے آئے گا، ابھی تو عاطف خان کا ہے اگر ٹوارزم کا کوئی کوئسچن ہے، سپلیمنٹری اس حوالے سے۔

جناب بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے آنر یبل منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہاں جو قانون سازی ہو رہی ہے، وہاں کے مقامی نمائندوں کو اس میں شامل نہیں کیا جاتا، نہ وہاں کے عوام سے پوچھا جاتا ہے، اس میں قوم کے جو حقوق ہیں Al ready جنگلات کے محکمے، جو کمراٹ ہے، جاز بانڈہ ہے، اس میں آنر یبل منسٹر صاحب ہمیں یہ بتائیں کہ ہماری قوم کی جو قانون سازی ہے؟ اس میں کیا ہے۔ دوسرا، وہاں پر مختلف جو فارسٹ گارڈز ہیں، فارسٹر زہیں، بادگوئی میں ہے یا کمراٹ میں ہے، جہاں سے وہ جاتے ہیں جنگلات کی حفاظت کے لیے جہاں وہ ٹھہرتے ہیں، وہ بھی ٹورازم ڈیپارٹمنٹ نے قبضے میں لئے ہیں آیا حکومت فارسٹ کو ختم کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: ٹورازم سے Related جو بات ہے اس کا جواب آپ دے دیں، عاطف خان صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، ایک بات میں کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: ٹورازم کے حوالے سے جناب سپیکر، یہ اے ڈی پی کے حوالے سے ورلڈ بینک کے حوالے سے، عاطف خان نے بتایا تو ظاہر ہے یہ تو لون ہو گا، یہ اگر منسٹر صاحب بتائیں کہ ٹوٹل لون کتنا ہے، مارک اپ کتنی بنے گی اور کتنی Duration کے لیے، یہ لون لیا ہے؟ اور میرا آخری سوال یہ ہے منسٹر صاحب سے کہ یہ جو Solo Flight فیصلے ہو رہے ہیں، یہ جو لون ہے, سارے صوبے نے واپس کرنا ہے اور یا صرف ان لوگوں نے اکیلے واپس کرنا ہے؟

جناب سپیکر: جی، عاطف خان صاحب۔

سینیئر وزیر سیاحت: یہ اگر تھوڑی سی محنت کریں اور ایک سوال اور ڈال دیں تو میرے خیال سے زیادہ بہتر جواب ان کو مل جائیگا، ثنااللہ صاحب کو بہر حال میں بتا دیتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جو عنایت اللہ صاحب نے بات کی و، ہمارے لیے خوشی کی بات ہے، ہمارے صوبے کے لیے بھی اور ہمارے سارے پاکستان کے لیے بھی، ایک انٹرنیشنل میگزین ہے اور وہ دنیا میں Prestigious magazine سمجھا جاتا ہے، اس میگزین نے پوری دنیا میں Twenty top destinations میں سے نمبر ون پوزیشن پاکستان کو دی ہے ٹورازم 2020 کے لیے، تو یہ میرے خیال میں (تالیاں) صوبے کے لیے خوشی کی بات ہے، یہاں جو ایک تصور تھا پاکستان کے بارے میں، سپیشلی صوبے کے بارے میں کہ یہاں حالات ٹھیک نہیں ہیں، یہاں پر دہشت گردی ہے، تو اچھا ہے امن آگیا اس وجہ سے انشاءاللہ ٹورازم پروموٹ ہو گی، اس سے اکنامی پروموٹ ہو گی۔ جو عنایت اللہ صاحب نے بات کی، سپیشلی ان کا جو دیر کا روڈ ہے وہ ہے پتراک سے تھل روڈ 47 کلومیٹر، اور کالام کمراٹ روڈ یہ 67 کلومیٹر، ایک یہ روڈ ہے اور دوسرا پھر ان کا جاز بانڈہ والی روڈ ہے جو کہ Again وہ بنتی ہے تقریباً کوئی چودہ کلومیٹر، تو یہ ان کی ٹوٹل ملا کر شاید 114 ہے یا 124 بیس ہے اور تقریباً پانچ ارب روپے کا یہ ٹوٹل روڈ بنتا ہے جو کہ 30 میلین ڈالر اس کی کاسٹ بنے گی انشاءاللہ تعالیٰ، وہ ہم نے ایڈیشنل اس میں دیئے ہوئے ہیں، جیسے یہ باقی ٹینڈر ہوتے ہیں اس کی اماونٹ بھی ریلیز ہو جائیگی، انشاءاللہ تعالیٰ اس کے بھی ٹینڈر ہو جائینگے اور باقی جو ثنااللہ صاحب نے بات کی، تو وہ سٹیج آئی ہی نہیں کہ وہاں پر ہم نے کوئی زمین لینی ہے یا جو بھی ہونا ہے، وہ تو جب آئیگی تو Obviously وہاں کے لوگوں سے رابطہ بھی کیا جائیگا ان سے، کوئی روڈ بنانے میں، تو میرے خیال میں لوگ Interested

ہوتے ہیں، ہر ایک آدمی کہتا ہے کہ میرے علاقے میں روڈ بنی، خود یہاں پر جتنے ایم پی ایز صاحبان ہیں، میں خود چاہتا ہوں میرے ایریا میں زیادہ سے زیادہ روڈ بنیں، تو اس میں تو کسی کو کوئی مسئلہ نہیں ہوتا، جب وہ سٹیج آئیگی تو انشاءاللہ تعالیٰ لوگوں سے ررابطہ ضرور کرینگے۔ بابک صاحب نے جو بات کی، یہ ورلڈ بینک کا Concessional loan ہوتا ہے جس کا Exact میں اس وقت Coments نہیں کر سکتا کیونکہ یہ کوئسچن نہیں تھا ٹوٹل اس کا Payback period میرے خیال میں شاید تیس / پینتیس سال ہوتا ہے اور یہ جو اس کا لون ہے میرے خیال میں کوئی ون پر سنٹ کے قریب اس کی مارک اپ ہے، یہ کمرشل لون نہیں ہے، یہ ون پر سنٹ کے قریب اس کا شاید، میں Exact نہیں بتا سکتا میں پوچھ کے بتادونگا لیکن اس کے لگ بھگ ہوتا ہے، Concessional loan اسے کہتے ہیں اور اس کا Pay back period بھی تقریباً کوئی تیس سال کا ہوتا ہے، تو یہ میرے خیال میں اگر انشاءاللہ، اللہ کرے کہ یہ روڈ بن جائے تو ہم نے Already جو ٹینڈرز کر دیئے ہیں، چودہ نئی Destinations کی ہیں، جو ٹورازم زون بن رہے ہیں اور یہ روڈ اگر ہم پندرہ بیس ارب روپے، انشاءاللہ تعالیٰ، اللہ کرے کہ پندرہ بیس اس سے بھی زیادہ ہوسکتے ہیں، اگر یہ ہم نے ٹورسٹ ایریاز کے لیے اور اس میں زیادہ تر ایریا جو بھی اس میں ایم پی اے ہے، چاہے پی ٹی آئی کا چاہے جس پارٹی کا بھی ہے، ٹوٹل اس میں Mostly Areas سوات ہے، ہزارہ ہے، دیر ہے، چترال ہے، کچھ جو آپ نے ذکر کیا اپوزیشن لیڈر صاحب نے، اس کا بھی میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ اس کے لیے بجٹ میں ہم نے پچاس کروڑ روپے رکھے تھے، کل ہماری اس پر میٹنگ ہوئی ہے سی اینڈ ڈبلیو نے، جو ہمیں PKHA نے اس کی کاسٹ بھیجی ہے، وہ ڈیڑھ ارب روپے کی بھیجی ہے تو پچاس کروڑ کے Against ڈیڑھ ارب روپے کی تو ہم نے کہا کہ Possible نہیں ہے، ہم نے اس کو کہا کہ اس کی کاسٹ Reduce کر کے دیکھ لیں، Renationalizes کر دیں کیونکہ انہوں نے کوئی اٹھائیس فیٹ بہت زیادہ کی ہوئی تھی تو میری ابھی اکبر خان صاحب سے یہ بات ہوئی کہ اس کو Renationalize کر کے پچاس کروڑ کے لگ بھگ لے آئیں تو انشاءاللہ تعالیٰ اس کو بھی بنالینگے اور اللہ کرے کہ حالات ٹھیک ہوں اور بیس پچیس ارب کے ڈسٹرکٹس میں روڈز بن جائیں تو بہت زیادہ ہمارے صوبے کے لیے، کیونکہ یہ ساری

عمر چلتا رہیگا اور لوگوں کو نوکریاں، لوگوں کو روزگار، اور پاکستان کو فارن ایکسچینج جو چاہیے یا ملک کا جو اچھا Impression جاتا ہے وہ اسی سے جایئگا انشاءاللہ تعالیٰ۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو، عاطف خان صاحب۔ کوئسچن نمبر 4253، نگہت اورکزئی صاحبہ، کوئسچن نمبر 4253 داخلہ امور سے ہے ٹائم بہت شارٹ ہے، چار کوئسچنز رہتے ہیں تاکہ ہم اگلا کام کر لیں۔

* 4253 محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمایئں گے کہ:

(الف): آیا یہ درست ہے کہ ضلع پشاور میں امن وامان کی صورت گھمبیر ہو چکی ہے

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع پشاور میں قتل وغارت ڈکیتی چوری اغواء برائے تاوان، خواتین کو ہراساں کرنا اور گاڑیاں چوری ہونا معمول بن چکا ہے؛

(ج): اگر الف تا ب جوابات کے اثبات میں ہوں یکم جنوری 2018 سے 20 فروری 2019 تک کل کتنی وارداتیں ہوئی ہیں۔ علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف): جی نہیں! یہ درست نہیں ہے۔

(ب): یہ بھی مکمل درست نہیں ہے تاہم کچھ واقعات رونما ہو چکے ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے۔

سال 2018ء میں ضلع پشاور میں قتل کے 387 مقدمات مختلف وجوہات کے بناء پر وقوع پزیر ہوئے۔ ان مقدمات میں ضلعی پولیس پشاور نے ملوث 900 ملزمان میں سے 750 ملزمان گرفتار کرکے ے چالان عدالت کئے ہیں جبکہ اغواء برائے تاوان کا صرف ایک مقدمہ درج ہو کر مغوی بازیافتہ ہو کر ملزمان گرفتار کرکے چالان عدالت کئے گئے۔ اسی 725 مقدمات برخلاف مال کے درج رجسٹر ہو چکے ہیں۔ جن میں قریباً 30 کروڑ روپے مالیت کی اشیاء نقدی چوری ہو چکے ہیں،۔ مذکورہ مقدمات میں بھی قریباً 17 کروڑ روپے مالیتی اشیاء برآمد ہو چکی ہیں۔ نیز 1060 ملزمان گرفتار کرکے چالان عدالت کئے گئے۔

2019ء میں قتل کے 51 مقدمات مختلف وجوہات کے بناءپر وقوع پزیر ہوئے۔ ان مقدمات میں ملوث 170 ملزمان میں سے 110 کو گرفتار کرکے چالان عدالت کئے گئے جبکہ اغواء برائے تاوان کوئی مقدمہ درج رجسٹرڈ نہیں ہوا ہے البتہ 82 مقدمات برخلاف مال کے درج رجسٹرڈ ہو چکے ہیں جن میں قریباً ڈیڑھ کروڑ روپے کے مالیتی اشیاء ونقدی چوری ہو چکے ہیں، مذکورہ مقدمات میں قریباً ایک کروڑ روپے مالیتی اشیاء

ونقدی کی برآمدگی ہوچکی ہیں اور 180 ملزمان کو گرفتار کرکے عاالان عدالت کئے گئے ہیں، باقی ماندہ مقدمات میں برامدگی اور ملزمان کی گرفتاری کے لئے متعلقہ ایس ڈی پی اوز، ایس ایچ اوز اور انوسٹی گیشن افسران کو ضروری ہدایات دئے گئے ہیں۔ نیز ایسے مقدمات کی روک تھام کے لئے ضلعی پولیس پشاور اپنے تمام وسائل بروئے کار لارہی ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: تھینک یو، جناب سپیکر، آپ نے کہا تھا کہ جو ہیلتھ کے جو کوئسچنز ہے، اس میں میرا ابھی کوئسچن ہے تو وہ آپ نے ڈیفر کر دیا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ ہیلتھ کے ساتھ نہیں ہے داخلہ کے ساتھ ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر، اس میں جو بھی سوالوں کے جواب انہوں نے مجھے دیئے ہیں، یہ سارے میں ان سے بالکل Satisfied نہیں ہوں سر، میں Time waste نہیں کرنا چاہتی یہاں پر کسی بات کا، اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور دوسرا، جناب سپیکر صاحب، سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہوم سیکرٹری صاحب نہ کسی کا ٹیلی فون اٹھاتے ہیں، نہ کسی کو جواب دیتے ہیں، نہ کسی کے ساتھ کوئی رابطہ رکھتے ہیں، جناب سپیکر صاحب، ہوم کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا Liason ہونا چاہیے، ایم پی ایز کے ساتھ کیونکہ ان کی Constituencies ہوتی ہیں، ان کے کوئی مسائل ہوتے ہیں لیکن یہاں پر میں یہ بات ضرور کرنا چاہتی ہوں کہ ایک تو یہ جواب مجھے بالکل غلط دیئے گئے، ان سے میں بالکل Satisfied نہیں ہوں، تو مہربانی کرکے اس کو کمیٹی کے حوالے کریں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Law Minister, response pleases,

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر، بہت شکریہ۔ سر، جواب جو انہوں نے جو پوچھا ہے، ان کا مین مقصد امن وآمان کے حوالے سے تھا، پشاور میں جو امن وامان کا مسئلہ ہے تو اگر جواب دیکھ لیں سر، تو اس میں میرے خیال میں پازیٹیو چیزیں ہیں، اس پر تو آنریبل جو ممبر ہیں ان کو خوش ہونا چاہیے اور مطمئن تو اس لحاظ ہونا چاہیے کہ اگر آپ دیکھیں سر، انہوں نے 2018 اور 2019 کے بارے میں پوچھا ہے تو 2018 میں 387 مقدمات درج ہوئے ہیں، After that 2019 اگر اس کو آپ دیکھیں تو 51 مقدمات درج ہوئے ہیں تو ایک بہتری آئی ہے، یہ تو لاء اینڈ آرڈر، پھر تو یہ کون Decide کریگا سر، یہ آن ریکارڈ بات ہے کوئی چھپا تو نہیں سکتے ہیں، ایف آئی آرز جو ہوتی ہیں، (مداخلت) وہ تو آن ریکارڈ ہوتی ہیں مجھے ذرا

پلیز بات کرنے دیں، تو سر، آیف آئی آر آن ریکارڈ ہوتی ہیں، اس کے علاوہ سر، اگر آپ دیکھیں جو ایکشن بھی لیا گیا ہے 900 ملزمان ان ایف آئی آر ز 2018 میں ان میں 750 گرفتار ہوئے ہیں، ان کے چالان عدالتوں میں چلے گئے ہیں، تو ہم کس طرح جھوٹی بات ہم کہہ سکتے ہیں، اگر عدالت میں چالان جمع ہو گیا ہے تو آن ریکارڈ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر آپ دیکھیں سر، تو اغوا برائے تاوان کا صرف ایک مقدمہ 2018 میں آیا تھا اور اس دفعہ ایک بھی نہیں آیا ہے تو یہ بھی Improvement ہے۔ اس کے علاوہ 725 مقدمات جو پراپرٹی کے کرائمز ہوتے ہیں تو وہ 2018 میں درج ہوئے تھے، اس سال اگر آپ دیکھیں تو سر وہ ہے 82، یعنی کے 725 اور اس سال جو ہے 82 مقدمات اور یہ سر، یہ ایسی کوئی ہوا میں باتیں نہیں ہیں، اس کی ایف آئی آرز موجود ہیں، عدالتوں میں چالان جمع کیے گئے ہیں، ساری چیزیں آن ریکارڈ ہیں اور جتنی بھی Statistics آپ اٹھا کر دیکھ لیں تو ہر سال جب پی ٹی آئی کی حکومت پچھلے Tenure میں بھی اور اس Tenure میں بھی ہر سال لاء اینڈ آرڈر سیچویشن میں بہتری آئی ہے، یہ چیخنا اور پکارنا کہ لاء اینڈ آرڈر خراب ہو گیا ہے، ہوا میں بات کرنا الگ بات ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

وزیر قانون: Facts and figures کے ساتھ بات کرنا الگ بات ہے جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس سے پہلے جناب سپیکر صاحب، میں آپ کو یہ بتادوں کہ پولیس جو ہے، ہم پولیس کا بہت احترام کرتے ہیں، میں کبھی کوئسچن نہیں لے کر آئی کیونکہ پولیس میرے لیے ایک آنر یبل ادارہ ہے لیکن جہاں تک ایس ایچ اوز کی بات ہے، میرے گن مین کے بھائی کو تین دن پہلے مارا گیا ہے جناب سپیکر، آج تک وہ ملزم گرفتار نہیں ہوا، الٹا اس پہ ایف آئی آر ہوئی۔ دوسری بات کر رہے ہیں یہ پراپرٹی کی، آپ کے پورے بڈھ بیر میں یہ خوشدل صاحب نہیں ہیں، بڈھ بیر میں پورا یہ پراپرٹیز کا باقاعدہ گینگ ہے اور وہ آپ کی پولیس میں باقاعدہ طور پہ ایک بندہ ریٹائر ہونے کے بعد دوبارہ پولیس میں بھرتی ہوتا ہے اور اس میں میں Affective ہوں، جب ایک ایم پی اے Affective ہے وہ بات نہیں کر سکتی، وہ کسی پولیس کے پاس جا نہیں سکتی ہے، پولیس اس کو کوئی تحفظ نہیں دے سکتی تو مجھے بتائیں کہ ایک

عام آدمی کا کیا حال ہو گا؟ آپ اگر کہتے ہیں کہ میں ہوا میں باتیں کرتی ہوں تو میرے ساتھ آ جائیں مناظرہ کر لیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، اس میں دو باتیں ہیں سر، دونوں میں Differentiation ہونی چاہیے۔ جو ان کا ذاتی مسئلہ ہے تو وہ میں ابھی جا کے جب یہ کارروائی ختم ہو جائے گی میں ڈی آئی جی، سی سی پی او جس سے بھی بات کرنی ہو گی میں کر لوں گا۔ سر، اگر کمیٹی میں بھجنا ہے تو مقصد کیا ہو گا؟ اگر صرف اس ایشو کو کمیٹی میں بھیجنا ہے میرے خیال میں پھر کمیٹی کا کوئی فائدہ نہیں لیکن اگر وہ سمجھتی ہیں کہ کمیٹی میں کوئی ایسی Substantive بات ہے کہ وہاں پر جائے، سر، میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا تھا پچھلے دنوں کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے گورنمنٹ کو، کمیٹی میں کوئی بات لے جانا، آپ بات کی نشاندہی کریں اور ضرور کمیٹی میں بھیجیں۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: چونکہ میں یہ کوئسچن لے کر آئی ہوں اور یہ کوئسچن کسی بنیاد پر لے کر آئی ہوں ورنہ میرا پورا ریکارڈ ہے پولیس کے خلاف کبھی کوئی کوئسچن لے کر نہیں آئی ہوں لیکن اس میں میرے بہت زیادہ Reservations ہیں جس پر میں بات کروں گی، وہ میری بات کا جواب دیں گے ،وہاں سے وہ بات کریں گے، یہاں سے میں جواب دوں گی۔ سر، جب ایک ایم پی اے پرسنلی Affective ہو۔

جناب سپیکر: تو ریفر کر دیں کمیٹی کو؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی۔

جناب سپیکر: ریفر کر دیں کمیٹی کو؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ منسٹر صاحب سے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے خود کہا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیونکہ مجھے ضرورت نہیں ہے، ڈی آئی جی وغیرہ کی مجھے ضرورت نہیں ہے، میں خود لڑ سکتی ہوں، میرے پاس

جناب سپیکر: کمیٹی کو بھیج دیں اچھا ہے کمیٹیوں کو بھی کچھ کام مل جائے۔

وزیر قانون: سر، یہ ہماری میڈم جو ہیں میڈم ہماری سب سے سینیئر ممبر ہیں اگر وہ کہتی ہیں اس کو کمیٹی بھیج دیں، بے شک کمیٹی میں بھیج دیں۔

Mr. Speaker:ٹھیک ہے The Question No.4253 Is this the desire of the House that this Question may be refered to the Committee on Home Department? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 4253 referred to the concerned Committee. Question No. 4288, Janab Zafar Azam Azam Sahib, not present. یہ ہوم کا ہے۔ Sahib. Zafar Azam Sahib Question No. 4488, Janab Salah-ud-Din. Question No. 4488, asked by Salah-ud-Din, MPA. Not present. Question No 4473, Salah-ud-Din. Not present. So, the Questions Hour is over.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

4288 _ جناب ظفر اعظم: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تھانہ لتمبر کے سب انسپکٹر، حال ڈی ایس پی مانسہرہ نے ڈھائی سال پہلے بیوہ بمعہ تین بچوں وہاب اسلام عمرہ دس سال، احمد اسلام عمر نو سال اور مصدق اسلام عمر سات سال کو سوات لے گئے ہیں اور تاحال بچوں کو گھر نہیں آنے دیا

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہوں تو مذکورہ بچے اب کہاں پر ہیں اور کس مقصد کے لئے رکھے گئے ہیں. کیا محکمہ ایسے پولیس آفیسر کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے. تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) یہ درست نہیں ہے کہ (سابقہ ایس ایچ او تھانہ لتمبر انسپکٹر عمر داز خان) ڈھائی سال پہلے بیوہ بمعہ وہاب اسلام عمر دس سال، احمد اسلام عمر نو سال اور مصدق اسلام عمر سات سال کو سوات لے کر گیا ہے۔

(ب)مذکورہ بالا سوال یعنی (الف)کا جواب اثبات میں نہیں ہے تاہم مذکورہ سلسلے میں بعدالت جناب ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کرک میں ایک پٹیشن منجانب آصفہ بی بی vs محمد صدیق بسلسلہ برآمدگی طفلان زیر سماعت ہوکر مورخہ 18-11-12 کو خارج ہوچکی ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

4488 _ <u>Mr. Salah-ud-Din</u>: Will the Minister for Establishment state that:

(a) Recruitment in the Police and other Departments will be carried out through the Governor or through his consent in the erstwhile FATA;

(b) If so, then under which law, as the erstwhile FATA is now the part of Khyber Pakhtunkhwa and Chief Minister is the Chief Executive of the Province;

(c) The Minister may please be given assurance on the floor of the House, the transparency in the said recruitment process;

(d) As recommendation of the MPAs of adjacent constituencies taken into consideration given detail please?

<u>Mr. Mehmood Khan (Chief Minister)</u>: (a) Recruitment/Induction in Police Department/Levies is carried out under Section 34 of the Police Act, 2017, (Copy enclosed) District Levies are recruited under Section IV of the Federal Levies Rules, 2013 (Copy enclosed)

(b) Nil.

(c) All the recruitment process in Police Department will be carried out through accredited testing agency and Khyber Pakhtunkhwa Public Service Commission.

(d) Nil.

4473 _ <u>Mr. Salah-ud-Din</u>: (a) Will the Minister for Home and Tribal Affairs state that what has been done so far to tackle the issue of road blockages throughout Peshawar. What government intends to do in future to manage the said road blockages. Provide complete detail.

<u>Mr. Mehmood Khan (Chief Minister)</u>: The Peshawar City is facing grave traffic issues with the commencement of BRT mega project, started on 19-10-2017.Subsequently City Traffic Police Peshawar earnestly resorted for managing various diversions for the long corridor and construction sites to elevate the suffering of general public. An additional deployment of 700/800 traffic officials have also been made at BRT construction sites to mitigate traffic issues. Moreover, awareness campaigns have also been launched continuously to educate, facilitate and regulate the road users on priority basis about traffic rules,. BRT alternate routes and multiple diversions plans, in the best interest of public.

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: آئٹم نمبر3: محترمہ ثمر بلور صاحبہ، ایم پی اے 24 دسمبر فیصل امین گنڈا پور صاحب 24 دسمبر، سراج الدین صاحب 24 دسمبر، اجمل خان صاحب 24 دسمبر، انور زیب خان 24 دسمبر، نذیر احمد عباسی صاحب 24 دسمبر، مولانا لطف الرحمن صاحب 24 دسمبر، حاجی انور حیات خان 24 دسمبر، فیصل زیب خان 24 دسمبر، شکیل بشیر خان صاحب، 24 دسمبر، محترمہ زینت بی بی صاحبہ، 24 دسمبر جناب احمد کنڈی صاحب، 24 دسمبر، حشام انعام اللہ صاحب منسٹر ہیلتھ، Minister for Health for two days24 to 25 محمد علی خان ترکئی صاحب آج کے لیے ,23 سے لے کے 2020 10-01 تک، جناب ظاہر شاہ طورو صاحب آج کے لیے، Is this the desire of the House that the leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا جرنلسٹ ویلفیئر انڈوومنٹ فنڈ مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr.Speaker: Item No. 8 Consideration. The Minister for Information, sorry, the Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Journalist Welfare Endowment Fund (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

جناب سلطان محمد خان: (وزیر قانون) تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سر، یہ بڑا Important bill ہے، آج کل ہمارے جو جرنلسٹ کمیونٹی ہے، اس حوالے سے ہے۔

Sir! I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Journalist Welfare Endowment Fund (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Journalist Welfare Endowment Fund (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The “Ayes” have it. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 9 of the Bill, therefore,the question before the House is that Clauses 1 to 9 may stand part of the Bill.? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The “Ayes” have it. Clauses 1 to 9 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill. Yar please, honourable Members this is not the park, this is Assembly,.please take your seats.

اور منسٹرز کو آفس میں جا کے ملا کریں، یہاں پہ نہیں۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا جرنلسٹ ویلفیئر انڈوومنٹ فنڈ مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker:The Minister for Information, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Journalist Welfare Endowment Fund (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Law Minister: Mr.Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa ,Journalist Welfare Endowment Fund (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Mr. Speaker:The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Journalist Welfare Endowment Fund (Amendment) Bill, 2019 may be passed?. Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The “Ayes” have it. The Bill is passed.

بل پاس ہو تو تالی بجا دیں (تالیاں) ویسے سو جاتے ہیں آنریبل ممبرز، ذرا لیجسلیشن کر لوں پھر کرتا ہوں۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا مسلم فیملی لاز مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker:Item No.10 The minister for Local Government, to please move that the Muslim Family Law (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Mr.Shahram Khan;(Minister for Local Government): شکریہ جناب سپیکر I intend to move that Khyber Pakhtunkhwa, Muslim Family Laws

(Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once, please.

جناب سپیکر: جی عنایت صاحب.

وزیر بلدیات: yes خو اووائی۔ بسم اللہ۔۔۔

جناب عنایت اللہ Considration نہیں، Considration اس کے بعد ہو گی۔ جب میں بات کر رہا ہوں تو اس کی Considration اس کے بعد ہو گی، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میں آپ کی توجہ Objective resolution کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو کہ آئین کا Substantive part ہے اور آپ کی توجہ میں آرٹیکل 230 کی طرف بھی دلانا چاہتا ہوں آئین کے، جناب سپیکر، اس ملک کے اندر ہم نے یہ جو Constitution بنایا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت صاحب، آپ کس رول کے تحت بات کر رہے ہیں، دیکھیں آپ نے کوئی امنڈمنٹ دی ہے، نہ کوئی چیز ہے۔

جناب عنایت اللہ: میں امنڈمنٹ کی بات نہیں کرنا چاہتا، میں آرٹیکل 230 میں یہ Recommendation دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں ویسے تو آپ کر نہیں سکتے۔

جناب عنایت اللہ اس کو آپ ریفر کریں اسلامی نظریاتی کونسل، کو میں اس پہ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ایسے چار کھڑے ہو جائیں تو ایسے تو بات نہیں ہو گی، You can't

جناب عنایت اللہ: نہیں دیکھیں، رول 84 ہے نہ، مجھے Allow کرتا ہے کہ آرٹیکل 230 کے تحت میں اس پہ بات کروں گا نہ، مجھے سنیں آپ ٹھیک ہے اس پہ ووٹ ہو گا تو ووٹ کے بعد مطلب فیصلہ Decide ہو گا۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کر لیں۔

جناب عنایت اللہ: میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں سپیکر صاحب، کہ یہ جو مسلم فیملی لا امنڈمنٹ آپ لے آئے ہیں، یہ شریعت کے مخالف ہے، اس میں آپ نے طلاق کے حوالے سے جو پروویژن دی ہوئی ہیں، آپ نے کہا کہ یہ صرف شیعہ کمیونٹی تک محدود ہے، شیعہ / سنی تمام فرقے اس بات پہ اتفاق کر چکے ہیں

کہ قرآن وسنت سپریم لاء ہے اور قرآن اور سنت کے Against جو قانون سازی ہوگی وہ Null and Vide ہوگی، یہ اس Constitution میں ہے، پھر 230 کے مطابق یہ کہتا ہے کہ Constitution کے آرٹیکل 230 میں اگر کوئی بل صوبائی اسمبلی کے کسی مجلس میں پیش ہو جاتا ہے اور اس میں کوئی بات ہوتی ہے تو اس کو اسلامی نظریاتی کونسل ریفر کیا جائے گا، تو آرٹیکل 230 میں اسلامی نظریاتی کونسل کی Refral ہے اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ قانون جو ہے یہ شریعہ Complied نہیں ہے، اس پہ اسلامی نظریاتی کونسل سے Opinion لانا ضروری ہے اور رول 84 کے تحت آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں، اسمبلی سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں، اس سے پہلے بھی جو Women Protection Bill تھا، اس پہ بھی میں نے بات کی تھی لیکن آپ نے اس کو سلیکٹ کمیٹی ریفر کیا یہ بڑا SensitiveIssue ہے جو اسلام کے اندر خاندانی نظام کے فیملی لاءز ہیں، وہ بہت زیادہ In-depth اور Detail، قرآن میں کسی بھی مسئلے کا اتنا تفصیلی ذکر نہیں ہے جس طرح ہمارے فیملیز لاءز کا ہے، سورۃ النساء پوری اس کے اوپر ہے، سورۃ النور اس کے اوپر ہے سورۃ الاحزاب اس کے اوپر ہے، ایک ایک چیز جو ہے وہ ڈیٹیل طے ہوئی ہے، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کو اسلامی نظریاتی کونسل ریفر کریں اور میں ریکویسٹ کرتا ہوں، پی ٹی آئی کے ایم پی ایز کو بھی کہ آپ ہمیں سپورٹ کریں، اگر یہ لاء اسلامی نظریاتی کونسل کے پاس جاتا ہے اس سے Opinion آتا ہے، وہ شریعہ Complied بنتی ہے تو ہم Unanimously اس کو پاس کریں گے، اس لیے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کی مخالفت نہ کریں اور اس کو اسلامی نظریاتی کونسل ریفر کریں۔

<u>Mr.Speaker:</u>Mr.Shram khan Tarkai,

<u>وزیر بلدیات:</u> جناب سپیکر، As such کوئی ایشو نہیں ہے، اس میں ہائی کورٹ کی ججمنٹ ہے، میں نے ابھی سیکرٹری سے پوچھا، سپیشل سیکریٹری سے اور انہوں نے مجھے لکھ کے بھی دیا یہاں Mention ہے، اسلامی نظریاتی کونسل کلیئر ہے اور اس کے بعد اس کو ہم Present کر رہے ہیں۔ اس میں دو چیزیں ہیں ایک Widow کے جو حقوق ہیں، وراثت کا جو ایشو ہے اس کی بات ہے، دوسری Divorce کی بات ہے، یہ دو چیزیں اب وہ تو Basically اس کی Clarity ہے تو As such اس میں کوئی ایشو، ان کی بات اپنی جگہ پر ٹھیک ہے لیکن ایک تو ہائی کورٹ کی ججمنٹ ہے، اسلامی نظریاتی کونسل سے کلیئر ہے۔ As

اس میں ایسا کوئی ایشو نہیں ہے اور یہ اہل تشہیہ کا جو ہے ان کے بارے میں Specifically ان کی such کونسل ہائی کورٹ گئی تھی، انہوں نے Writ رٹ کیا تھا۔ اور وہاں سے یہ Circulate ہوا ہے اور سب کے لیے ہے کہ سارے صوبے اس کو کریں گے۔ تو میرے خیال سے ان کی Specifically جو ان سے Related ہے As such کوئی باقی فرقوں پہ اس کا کوئی اثر نہیں ہے جو اس میں پایا گیا ہو۔

Mr. Speaker: Okay, thank you. The motion before the House is that the Muslim Family Laws (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The "Ayes" have it. انہوں نے کہا ہے اسلامی نظریاتی کونسل سے کلیئر ہے۔ Clause 1 of the Bill. Since no amendment has been propsed by any honourable Member in clause 1 of the Bill, therefore,the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill.? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Clause 1 stands part of the Bill.

آپ کی بات ہو گئی، نہ عنایت صاحب ا، نہوں نے آپ کو جواب کر دے دیا تو پھر آپ امنڈ منٹ لاتے اس کے اندر یا کوئی چیز لاتے، دیکھیں ایسے تو نہیں ہوتا، آپ خود سمجھدار ہیں، ایک اچھے پارلیمنٹیرین ہیں، دیکھیں جی، ہاں وہ Fifty eight بندے کھڑے کریں گے اس کے لیے رول کے مطابق دیکھیں Article 229, reference by Majlis Shura parliament etc to Islamic Council The President or the Governor of a Province may, or if two fifth of its total membership so requires, a House or a Provincial Assembly shall, refer to the Islamic Council for advise and question as to weather a proposed law is or is not repugnant to the injections of Islam. but he is saying that it is clear by the Islamic Council when the thing and the there is a judgment of High Court so both of it is clear.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، یہ تو

جناب سپیکر: نہیں، تو یہ ٹیبل تھا تو آپ اس وقت کرتے۔

جناب عنایت اللہ: پھر آپ اس کو ووٹ کے لئے Put کر دیں۔

جناب سپیکر: میں ووٹ کے لئے Put کر دیتا ہوں، اگر آپ ووٹ میں پاس کر لیتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ جی، لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون:، میرے خیال میں چونکہ شہرام خان نے Explain کر دیا ہے کہ یہ اسلامی نظریاتی کونسل سے ہو کر آیا ہے۔ ادھر اس وقت کوئی اس کے اوپر substantive اعتراض نہیں ہے، صرف یہ کہا جارہا ہے کہ اس کو بھیج دیں وہاں پہ ، نہ کوئی اعتراض ہے نہ کوئی Substantive اعتراض ہے اور دوسری (قطع کلامی) سن لیں پلیز، دوسرا سر، یہ ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل اگر جانا ہے تو اس سے آرٹیکل 229 کے تحت ان کی strength، ہونی چاہیے، وہ ہے نہیں سر، میرے خیال میں تو میرے خیال میں اس پہ ٹائم کیوں ضائع کریں؟ اگر آپ امنڈمنٹ لے آتے، امنڈمنٹ پہ آپ بحث کرتے۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ: میں بصد احترام اس کو مانوں گا، اگر اس حکومت نے اس کو اسلامی نظریاتی کونسل کو ریفر کیا ہو اور اسلامی نظریاتی کونسل نے اس کو Through کیا ہو، اس کو Vet کیا ہو اس کو Vet کرنے کے بعد حکومت کو بھیجا ہو اگر منسٹر صاحب on authority of this House یہ بات کہتے ہیں تو میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں، اچھی بات ہے لیکن جہاں تک کورٹ کی بات ہے تو کورٹ کی بات بھی اسلامی نظریاتی کونسل کا بنیادی مینڈیٹ ہے، اسلامی نظریاتی کونسل قوانین کو دیکھے گی کہ وہ شریعت کے مطابق ہیں کہ نہیں ہیں؟ اسلامی نظریاتی کونسل کے اندر شیعہ علماء بھی ہیں، بریلوی مکتبہ فکر کے علماء بھی ہیں ، سلفی مکتبہ فکر کے علماء بھی ہیں، اس باڈی کے اندر سارے لوگ موجود ہیں، اور وہ اس پہ پھر بحث کرتے ہیں۔ وہاں یہ چیز طے ہوئی ہے کہ جب کسی چیز پہ اختلاف ہو گا تو، ہماری فائنل اتھارٹی قرآن اور حدیث ہو گی یہ لاء جو ہے یہ قرآن اور حدیث کے مطابق نہیں ہے، اس سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، یہ اسلامی نظریاتی کونسل سے Vet ہو کے آیا ہے۔ جی، شہرام خان صاحب۔

جناب شہرام خان ترکئی {سینیئر وزیر (بلدیات)}: میں Responed کر لوں، ان کی بات بالکل بجا ہے، مجھے ڈیپارٹمنٹ نے بتایا ہے اور یہ ادھر لکھا بھی ہے، پھر بھی Just to re-confirm میری ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو فی الحال ڈیفر کریں۔ میں ڈیپارٹمنٹ کو کہوں گا کہ وہ مجھے Reconfirm کر دیں جو

کہ Already ادھر لکھا ہوا ہے لیکن To just reconfirm وہ پھر آ کے انشاء اللہ اس کو ہم اگلی بار جہاں تک ہوا ہے لیکن Reconfirm کرنے کے بعد پھر اس کو ہم کرلیں گے انشاء اللہ، As such کوئی وہ نہیں ہے کوئی۔۔۔۔

Mr. Speaker:Deferred.
Minister for Local Govt: Thank you ji,. I hope that satisfied every body.

مجلس قائمہ برائے قواعد و ضوابط کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker : The honourable Member, item No. 11(a) Arshad Ayub sahib, the honourable member of Standing Committee No.1, will move for extension in time period to present the report in the House.

جناب ارشد ایوب خان: شکریہ جناب سپیکر۔
I, on behalf of Mr. Mehmood Jan, Deputy Speaker, Chairman Standing Committee No.1 on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of government Assurances, move that under rule 185, sub rule of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, the time for presentation of report of Standing Committee No. 1 on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances may be extended till 30th January, 2020.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the extension in period may be granted to present report of the Committee in the House? Those who are infavour of it may say "Yes" and those who are against it may say "No"

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The extension in time period is granted. Mr. Arshad Ayub Khan, MPA, member Standing Committee No.1, on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances to please present report of the Committee on proposed amendments in rules, in the House. Mr. Arshad Ayub: Thank you ,Mr. Speaker.I on behalf of Mr. Mehmood Jan, honourable Deputy Speaker, Chairman, Standing Committee No.1 on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government

Assurances present the preliminary report of the Committee on proposed amendments in the Rules.

مجلس قائمہ برائے قواعد وضوابط کی رپورٹ کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Speake</u>r: Its stand presented. Mr. Arshad Ayub Khan, member Standing Committee No.1, on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, to please move that the proposed amendments as reported by the Committee may be taken into consideration at once.

<u>Mr.Arshad Ayub Khan,</u>: I move that the report of the Standing Committee No.1, on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances on proposed amendments may be taken into consideration at once.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب، میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، نگہت بی بی کا مائیک آن کر دیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر، بڑے ادب کے ساتھ بڑے احترام کے ساتھ، جناب سپیکر، ہم نے یہاں پہ اگر آپ کو پی اے سی کمیٹی نے چیئرمین تسلیم کیا ہے تو یہ آپ کی کرسی کی آنر ہے اور ہم اس کرسی کو ہمیشہ آنر دیتے رہے ہیں اور دیتے رہیں گے لیکن جناب سپیکر، کسی بھی اسمبلی میں، نہ نیشنل اسمبلی میں، نہ سندھ اسمبلی میں، نہ پنجاب اسمبلی میں، نہ بلوچستان اسمبلی میں کوئی رول ایسا نہیں ہے، کوئی ایسیPrecedentیعنی نہیں ہے کہ جہاں پہ دو سپیکر ایک کمیٹی کے ممبر ہوں، یعنی سپیکر بھی اس کمیٹی کا ممبر ہو پی اے سی کا اور جناب عالی، اس کے بعد ڈپٹی سپیکر صاحب بھی، مجھے اس پہ اعتراض ہے اور اس پہ میری امنڈمنٹ ہے، میں اس میں امنڈمنٹ لانا چاہتی ہوں کیونکہ اگر ایسا ہو کہ دو سپیکر ہوئے تو ہم پھر آپ کو بھی ہٹا کے اپوزیشن لیڈر یہاں پہ بیٹھا ہوا ہے وہ اس کمیٹی کو چیئر کرے گا، پھر آپ بھی نہیں کر سکیں گے، یہ ہمارا اختلاف شروع سے ہے، تمام اسمبلیوں میں دیکھیں تو سپیکر جو ہے وہ نہیں ہے لیکن چونکہ یہاں کی روایات ہیں یہاں کی اپنی تہذیب ہے، یہاں پہ ہم لوگوں نے کئی سال گزارے ہیں، ہم آپ کی چیئر کی بہت زیادہ عزت کرتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ پی ٹی آئی گورنمنٹ، بہت زیادہ میجارٹی میں ہے تو اس کا سپیکر بھی پی اے سی کا ممبر ہو گا، وہ چیئرمین بھی ہو گا اور اگر سپیکر نہیں ہو گا تو پھر ڈپٹی سپیکر وہ چیئر کرے گا، میں اپوزیشن کی طرف سے بالکل اس کی مخالفت کرتی ہوں اور میں اس

میں اپنی امنڈمنٹ لانا چاہتی ہوں۔ میں کسی صورت میں جناب سپیکر، پھر آپ بھی اس کو چیئر نہیں کر سکیں گے، میں اس کی ممبر ہوں اور مجھے پتہ ہے کہ سپیکر کے ہونے سے اس پی اے سی کمیٹی کا مورال بلند ہوتا ہے لیکن میں ڈپٹی سپیکر کو کسی صورت میں اس پی اے سی کے کمیٹی میں As a member بالکل نہیں مانوں گی جو آپ Thirteen لوگوں کی وہ کی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے، اس کو Extent کریں لیکن Deputy Speaker is not in this Committee۔

<u>Mr.Speaker</u>:Law minister, please

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: نہیں سر، لاء منسٹر کیا بات کریں گے اس پہ؟

<u>وزیر قانون</u>:، مجھے حق حاصل ہے، میں ہاؤس میں بات کروں گا، یہ تو بڑی زیادتی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: لیکن بی بی، محمود جان بھی تو ممبر ہے، محمود جان صاحب بھی تو ممبر ہے کمیٹی کا۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، یہ بھی ذرا اسمبلی کے ریکارڈ میں نوٹ ہونا چاہیے کہ ایک آنریبل ممبر دوسرے ایک ممبر سے کہہ رہے ہیں کہ آپ اسمبلی کے فلور پر بات نہیں کر سکتے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب، نگہت بی بی تشریف رکھیں۔

<u>وزیر قانون</u>: اور میں اس کمیٹی کا ممبر بھی ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: نگہت بی بی تشریف رکھیں، جی۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، میں اس کمیٹی کا ممبر بھی ہوں، میں اس ہاؤس کا ممبر ہوں، کیبینٹ میں تو پتہ نہیں چلتا آج ہوں کل نہیں ہوں، پرسوں ہوں ترسوں نہیں ہوں۔ وہ تو ایک الگ بات ہے، Elect ہو کر میں یہاں پر آیا ہوں، مجھے پورا حق حاصل ہے سر، میں تھوڑا سا جذباتی ہونے کی بجائے اگر میڈم بھی توجہ دیں آپ کے توسط سے جذباتی ہونے کی بجائے یہ ایک بڑی مفصل رپورٹ ہے جو ارشد ایوب صاحب نے آج پیش کی ہے، یہاں پہ اس پہ ہم سب نے بڑا کام کیا ہے۔ اس میں میڈم اگر یہ بتا دیں سر، آپ کے توسط سے میں پوچھوں گا کہ ان کو آیا یہ جو Rule 159 may be substituted by the following صرف اسی کے اوپر اعتراض ہے کہ پوری رپورٹ کے اوپر اعتراض ہے اور اگر اس کے اوپر اعتراض ہے تو اس کی وجوہات بتائیں Susceptive reasons۔ بتائیں، اگر اس میں کچھ ہوا تو اس کو ڈسکس بھی کیا جا سکتا ہے ایسی تو کوئی قیامت نہیں ہے کہ آج ہم نے ضرور اس کو پاس کرنا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں یہی عرض کروں گی کہ مجھے ڈپٹی سپیکر کے پی اے سی کے ممبر ہونے پہ بالکل اعتراض ہے، مجھے Specific اس چیز پہ اعتراض ہے، باقی رپورٹ پہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اور میں نے آپ کو بتادیا ہے Through سپیکر کی چیئر کہ یہاں پہ سب سے پہلے میں نے مخالفت کی تھی کہ سپیکر وہ پی اے سی کمیٹی کا چیئرمین نہیں بن سکتا کیونکہ آپ کی گورنمنٹ پچھلے پانچ سال رہی ہے آپ اس کو نہیں کرسکتے ہیں لیکن اگر آپ ڈپٹی سپیکر کو بھی اس میں Include کرنا چاہتے ہیں تو پھر یہ غلط بات ہوگی سر، کسی اسمبلی میں کوئی Precedent موجود نہیں ہے کہ سپیکر اگر نہیں ہوگا تو پھر ڈپٹی سپیکر اس کو سنبھالے گا، تو میں اس چیز پہ اعتراض کرتی ہوں۔ مجھے باقی کسی رپورٹ پہ اعتراض نہیں ہے۔ میں Through Chair یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ مجھے باقی کسی، لیکن اس ڈپٹی سپیکر کے Iinclude ہونے پہ مجھے بالکل اعتراض ہے۔ میں بتاچکی ہوں کہ کیوں کا مطلب کیوں۔۔۔۔

وزیر قانون: اگر اس میں یہ پوائنٹ کلیئر نہیں ہے، اس وقت اگر نہیں ہے، نہیں پاس تو ہاؤس کرے گا میڈم، ہم اکٹھے اس کو، میرے خیال میں آنریبل ممبر کو سن لیں سر، ایک آنریبل ممبر اور بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہے۔

جناب سپیکر: جی مائیک کھولیں جی۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل شکریہ لاء منسٹر صاحب کا، میں شکریہ ادا کروں گی کہ وہ ہمیں آنریبل ممبر سمجھتے ہیں ورنہ مجھے نہیں لگتا کہ ہم آنریبل ممبر ہیں۔ اور جناب سپیکر صاحب، میں صرف یہ ریکویسٹ کررہی ہوں کہ Already پہلے تو میں کمیٹی کا شکریہ ادا کروں گی، کمیٹی ممبران کا بھی شکریہ ادا کروں گی کہ آپ نے جو ایک مہینے کا ٹائم دیا تھا، انہوں نے ایک مہینے میں اس کو پورا کردیا لیکن بدقسمتی سے 13 تاریخ کو جب یہ ایجنڈا پہ آیا تو پاس نہ ہوسکا جو بھی وجوہات تھیں ہمارے احتجاج کی وجہ سے یا جو بھی تھا تو اس وجہ سے ہمیں یہ کمیٹی کی ممبرشپ نہ ملی اور جو نئے ممبرز آئے ہیں وہ Sufer ہورہے ہیں، ان کو کمیٹی ممبرشپ ابھی تک نہیں مل رہی، تو میری ریکویسٹ ہوگی کہ اس کلاز کو اگر آپ ڈیفر کریں یا اس میں سے اس کو نکال دیں تو بہتر ہوگا، یہ چیزیں پھر چلتی رہیں، مجھے اس کا پتہ ہے جو بھی ہوگا وہ ساتھ ساتھ چلتی رہے لیکن جو نئے

ممبران آئے ہیں ان کو مزید انتظار نہ کروائیں، ان کو پراسیس میں شامل کریں تاکہ ان کو بھی موقع ملے، ان کو بھی پتہ چلے کہ (تالیاں) کہ کمیٹی میں کیا ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں آج پاس کریں گے اس کو انشاء اللہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ آپ اس کو دیکھ کر آج پاس کرلیں، ہمارے ممبران۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب

جناب بلاول آفریدی: میں معافی چاہوں گا، جس طرح آنریبل ممبر نے بات کی ہے۔ ہمیں چھ مہینے ہو گئے ہیں اور ابھی تک ہمیں انہوں نے نہیں بتایا کہ کمیٹیز میں ہمیں ممبر شپ دے رہے ہیں یا نہیں دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: بس آج پاس ہو جائے گا اور کل اناؤنس کریں گے آپ کو انشاء اللہ۔

جناب بلاول آفریدی: تھینک یو۔ میں گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اس بات کا۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، لاء منسٹر صاحب۔ نگہت بی بی کے۔۔۔۔

وزیر قانون: سر، آنریبل بلاول صاحب جو ہیں وہ گورنمنٹ کا شکریہ ادا نہ کریں، وہ خود ہی The part of the government وہ ہمارے Ally ہیں اور ہر ایک قدم پہ ان کی سپورٹ ہے ہمارے ساتھ تو ہم سب کا ایک ہی Decision ہوتا ہے۔ سر، یہاں پر کچھ ممبرز سے، میری سیٹ پہ بھی کچھ آئے ہیں اور باقی سے بھی میری بات ہوئی ہے تو میرے خیال میں سر، میری تجویز یہ ہو گی اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں، سارے ممبر مناسب سمجھتے ہیں، ہاؤس اس سے Agree کرتا ہے کہ یہ جو پوری رپورٹ ہے اس کو ہمیں آج Reject نہیں کرنا چاہیے۔ اور جتنی بھی Clauses ہیں اس کی، اگر ہاؤس آج Approval دیدے، یہ ایک Clause جو یہ 159 ہے، رول 159 میں جو چینجز ہیں اور آپ Further کے لئے آپ ڈیفر کردیں۔ کمیٹی اس کے اوپر کرلے گی تاکہ کم از کم جو میڈم، پلیز تاکہ کم از کم جو ایکس فاٹا سے لوگ آئے ہیں تو ان کو Representation بھی مل جائیگی اور ہاؤس بھی آگے چلا جائے گا سٹینڈنگ کمیٹی اپنا کام بھی کرے گی اور یہ ایک ایشو جو ہے یہ بھی حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، چونکہ فاٹا کے لوگ ہمارے لئے بہت زیادہ Important ہیں، بالکل اس کو Cluse by Cluse لے لیں لیکن یہ جو ڈپٹی سپیکر والی ہے اس کو میں نے یہاں سے Remove کروانا ہے، میں اس کو یہاں پر نہیں رہنے دونگی، اس لئے اگر یہ یہاں پر رہینگے تو ہم تمام کمیٹی کے ممبران اس سے استعفیٰ دینے پر مجبور ہو جائینگے۔ پی ٹی آئی کے لوگ اپنے زور بازو پر اپنی تعداد کے اوپر ہم لوگوں پر رعب جمانے کیلئے، سپیکر نہ ہو تو ڈپٹی سپیکر ہو اور اگر ڈپٹی سپیکر نہ ہو تو وہ سپیکر ہو، تو یہ بات میں نہیں ہونے دونگی کیونکہ اپوزیشن کا بھی حق ہے کہ کبھی وہ بھی چیئر کرے، تو یہ نہیں ہے کہ جب سپیکر نہیں ہو گا تو ڈپٹی سپیکر صاحب چیئر کرینگے اور کسی اور ممبر کو چیئر کرنے کی اجازت نہیں ملے گی، میں بالکل فاٹا کے ممبران کے ساتھ ہوں جناب سپیکر، آپ وہ تمام کلاززلے لیں لیکن اس میں میری امینڈمنٹ ہے، میں اس امینڈمنٹ کو یہاں پر لاؤنگی، آپ ووٹ کیلئے اگر اس کو کرتے ہیں، جیسے بھی کرتے ہیں، وہ آپ کی اپنی مرضی ہے،

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، Agree کریں، ان کے ساتھ یا Disagree کریں تاکہ میں آگے چلوں۔

وزیر قانون: سر، ان کو ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: جی، ارشد ایوب صاحب،

جناب ارشد ایوب خان: سپیکر صاحب، محترمہ ممبر صاحبہ نے بڑی اچھی باتیں کی ہیں، مجھے ذرا سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ اتنا سخت سٹینڈ ڈپٹی سپیکر کے اوپر لینا، Although he is one of the Members of the honourable Assembly. اس میں میں تائید کرتا ہوں لاء منسٹر صاحب کی بات کی کہ اگر اس ایک پوائنٹ کو ہم ڈیفر کر دیں، باقیوں کو Accept کر دیں، Because یہ جو ساری کمیٹی کی جو Deliberations ہوئی ہیں ہماری، یہ Basically تھی کہ Number of Members کو Increase کرنا اور Merged districts سے ہمارے جو بھائی سارے آئے ہوئے ہیں ان کو Accommodate کرنا، تو یہ بہت اہم ہے، یہ میں بالکل تائید کرتا ہوں لاء منسٹر صاحب کی بات کہ اگر اس کو 159 کلاز کو اگر آپ چھوڑ دیں، باقی اگر ہم اس کو پاس کر دیں تو یہ ممبرز کیلئے بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، جب میرے اعتراضات آگئے ہیں اور میں نے آپ کو بتادیا ہے، آپ مجھے بلوچستان میں بتادیں، میں آپ کے تھرو ان سے بات کرتی ہوں، میں لاء منسٹر سے بھی پوچھتی ہوں، میں عارف صاحب سے بھی پوچھتی ہوں، مجھے بتادیں، Precedent، بتادیں، بلوچستان میں کوئی ہے، کیا نیشنل اسمبلی میں ہے، کیا سندھ اسمبلی میں ہے، کیا پنجاب اسمبلی میں ہے، کیوں ہم یہاں پر یہ Precedent fix کرنا چاہتے ہیں؟ کہ گورنمنٹ کے تمام جو حساب کتاب ہونگے، اگر سپیکر نہیں ہوگا تو ڈپٹی سپیکر اس کو چیئر کریں، تو کیا ہم لوگوں نے احتساب، تو اس کا مطلب ہے کہ آپ یکطرفہ احتساب کی طرف لے جا رہے ہیں ناں، اس کا مطلب ہے کہ یہ جو گورنمنٹ پچھلی گورنمنٹ آپ کی گذری ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ایک بندے کو جو کہ رولنگ پارٹی سے تعلق رکھتا ہے اور وہ بھی ایک Important عہدے پر تعلق رکھتا ہے، میں ان کی بھی عزت کرتی ہوں، میں ان کی مخالفت نہیں کر رہی ہوں لیکن ان کے عہدے کے لحاظ سے میں یہ بات کرنا چاہ رہی ہوں کہ جب سپیکر نہیں ہوگا اور جب ڈپٹی سپیکر اس کو چیئر کریگا تو پھر تو بات وہی ہے، یکطرفہ احتساب کی آجاتی ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، "Yes" یا "No" کریں، آگے چلیں، امینڈمنٹ قبول ہے یا نہیں ہے؟

وزیر قانون: نہیں سر کیا اس کو Yes کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، مطلب یہ 159 میں جو امینڈمنٹ لاتی ہیں، آپ Agree کرتے ہیں یا نہیں کرتے؟

وزیر قانون: مجھے سر، ایک منٹ، آپ مجھے پتہ ہے، آپ نے بڑا سنا ہے تحمل سے، تو میں صرف ایک سیکنڈ، دیکھیں سر، باقی جتنی کلازز ہیں، ان کو آج Approve کر لیتے ہیں، یہ ایک رہ جائیگا، جب یہ رہ جائیگا تو اس کو Effect تو یہی ہوگا کہ جو پرانی پوزیشن ہے وہی بحال رہ جائیگی۔ تو میرے خیال میں وہ مقصد بھی پورا ہو جائیگا اور ہمیں آگے کیلئے ڈسکشن کیلئے موقع مل جائیگا اور آگے کی طرف ہم بڑھ جائینگے۔

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب، میاں نثار گل صاحب۔

جناب میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر صاحب، نگہت بی بی نے جو، میں سر ایک ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں، نگہت بی بی نے جو پوائنٹ اٹھایا ہے، محمود خان صاحب ہمارے لئے آنریبل ممبر ہیں، ڈپٹی سپیکر ہیں لیکن ایک ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ ان میں حوصلہ نہیں ہے، وہ اس سطح کا Politition نہیں ہے، وہ غصہ

بہت کرتے ہیں، پریویلیج کمیٹی کyمیٹنگ میں جب وہ بیٹھتے ہیں تو وہ ایسا سمجھتے ہیں کہ وہ چیف ,منسٹر عزت کرینگے آپ عزت کرینگے، وہ کسی کی عزت نہیں کرتا میں خود اس کے کمرے میں گیا ہوں، اس کیلئے مجھے کچھ کارڈز لینے تھے، مجھے پرانے پارلیمینٹرین کو اٹھ کے کرسی سے کمرے سے نکالا ہے۔ جناب سپیکر، آپ ہمارے لئے معزز ہیں، سارا ایوان معزز ہے لیکن جب ایک آدمی میں اتنا وہ نہ ہو، Capacityنہ ہو کہ وہ کسی کی بات سنیں، تو میرے خیال میں ہم سب نگہت بی بی کے ساتھ ہیں۔ (تالیاں)وہ انشاء اللہ و تعالی آئندہ Behaviorٹھیک رکھے گا، اللہ کرے وہ سپیکر بھی بنے لیکن جب وہ سپیکر ہوتے ہیں، جناب سپیکر، ادھر جب اٹھتے ہیں تو سوچتے ہیں کہ اللہ نہ کرے کہ وہ ہماری بے عزتی نہ کردیں اس میں اتنا حوصلہ نہیں ہے کہ وہ کسی کی سنیں، تو برائے مہربانی اس میں جتنا بوجھ ہے، وہ کافی ہے، اور مت ڈالیں، یہ کافی ہے۔ اتنا بوجھ اس کیلئے کافی ہے، اور مت دیجئے، ہم ریکویسٹ کرتے ہیں پورا ایوان ریکویسٹ کرتا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی لاء منسٹر صاحب،

<u>وزیر قانون</u>: بس اور میرے خیال میں بحث بھی بہت زیادہ ہو گئی ہے، اس کے اوپر یہی ہماری کم از کم ٹریژری کی طرف سے پی ٹی آئی جو پارلیمنٹری پارٹی ہے، اس کی طرف سے تو یہی ہے کہ 159 کو ڈیفر کرتے ہیں اور باقی جتنی ہیں ان کو آج Approve کرتے ہیں، وہ ڈیفر ہو جائے گی، وہی سیچوایشن ہو گی جو پہلے تھی وہی، اور اس میں امینڈ منٹس پھر بعد میں بھی آسکتی ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر، ارشد ایوب صاحب نے Considerationکیلئے درخواست کی تھی، Those who are in favour of it may say ‘Yes’، Considerationہے، ابھی تو آگے چلنا ہے۔ Those who are in favour of it. جو ارشد ایوب صاحب نے پیش کیا ہے، ابھی اس کی Consideration ہوئی نہیں ہے Complete، Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘AYes’. Have it Mr. Arshad Ayub Khan, member, Standing Committee No.1,on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, to please move that the proposed amendment except rule No.159, as reported by the Committee, may be passed.

اس کو ڈیفر کرتے ہیں، ڈیفر۔

Mr. Arshad Ayub Khan: I intend to move that the report of the Standing Committee No.1, on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, may be passed and rule No. 159 may be deferred for another sitting, Thank you.

Mr. Speaker: is it the desire of the House that the amendment in rule 159 may be deferred? Those who are in favour of it may 'Yes'.

(شور)

جناب سپیکر: ڈیفر ہے اس پر الگ بحث آجائیگی، گورنمنٹ یہی چاہ رہی ہے ناں، ٹریژری بینچز، (شور) تو پھر میں ووٹ نہیں کر سکتا ہوں، کرنا ہے جب وہ سارے کہیں، میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے میرے پاس تو ووٹ ہی Solution ہے، میں نے تو ووٹ ہی کے لیے Put۔ کرنا ہے، Is it the desire of the House یہ تو ہو گیا، May be deferred. Those in favour of it may say 'Yes'.and those aginst it may say'No'.

(The motion was carried)

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'. 'Ayes' have it. Rule 159 is deferred.The motion before the House is that the amendment, as reported by Standing committee No. 1,on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances may be passed except rule No. 159?
Those who are in favour of it may say 'Yes'and those agaist it may say'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the report is passed.and the proposed amendment stand….

جی نگہت بی بی پوائنٹ آف آرڈر کیا ھے آپ کا؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی، پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے آپ کا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی پوائنٹ آف آرڈر پر مجھے، تھوڑا سا پوائنٹ آف آرڈر لے لیں، پھر خیر ہے ایڈجرنمنٹ موشن بھی۔۔۔

جناب سپیکر: ایک این ایف سی والا پیش کر لوں، پھر آپ کر دیں۔

محترمہ نعیمہ کشور: سر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں دیتا ہوں آپ کو، ایک منٹ۔

قومی مالیاتی ایوارڈ پر عملدرآمد سے متعلق پہلی ششماہی رپورٹ (جولائی تا دسمبر 2017) کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12, the Minister for Law to please lay on the table of the House the Report on First Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award July to December, 2017.

Minister for Law: Thank you Mr. Speaker. Mr. Speaker sir, I beg to lay the Report on first biannual monitoring on the implementation of NFC Award July-to December, 2017 in the House.

پالیسی اصول پر عملدرآمد سے متعلق رپورٹ برائے 2017 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: It stands laid. Minister for Law, to please lay on the table of the House the report on the Observance and Implementation of the Principle of Policy for the year 2017.

Minister for Law: Sir, I beg to lay the report on the Observance and Implementation of the Principle of Policy for the year 2017, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

تحاریک التواء

جناب سپیکر: ایک پریویلج کر لیں، آنریبل ممبر کا پریویلج، کرتے ہیں، چیزیں ختم کرتے ہیں، ثمر بلور صاحبہ، ہیں ہی نہیں ہے؟ مس ثمر بلور صاحبہ نہیں ہیں۔ تو اس کو پینڈنگ رکھتا ہوں۔ دیتا ہوں، آرڈر آف دی ڈے کمپلیٹ کرنے دیں۔

Adjournment Motion:Mian Nisar Gul MPA, to move his adjournment motion No129,in the House.

جناب میاں نثار گل: تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اسمبلی کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے کہ یونیورسٹی روڈ اور جی ٹی روڈ پر روزانہ ٹریفک بلاک ہوتی ہے، لوگ گاڑی سے اتر کر پیدل جاتے ہیں، پندرہ

منٹ کا سفر گھنٹوں تک پہنچ گیا ہے، پشاور میں رہنے والے لوگوں کو مشکلات کا سامنا ہے، اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دیجائے۔

جناب سپیکر: مجھے آپ کے دو منٹ تین منٹ چاہیئے ہونگے۔ جناب سپیکر، پشاور پورے صوبے کا دل ہے اس میں جتنے بھی، نہیں۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب سے لیکر اس کو کر دیتے ہیں،

جناب میاں نثار گل: اس پر جی، تحریک التواء پر بات ہوگی، اگر میں اسی طرح پیش کر دوں بات تو کس طرح پتہ لگے گا کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں؟ جناب سپیکر، آپ یونیورسٹی روڈ کو دیکھ لیں، آپ جی ٹی روڈ کو دیکھ لیں اور اپنی دیوار چین کو بھی دیکھ لیں، جو کبھی بی آر ٹی ہم اس کو بولتے ہیں، اس کی وجہ سے کتنی تکالیف بن گئی ہیں، حکومت نے ابھی تک یہ نہیں سوچا کہ اتنی بڑی دیوار چین بنی لیکن ٹریفک آپ دیکھ لیں، جی ٹی روڈ گھنٹوں بلاک ہوتا ہے۔ یونیورسٹی روڈ پر گھنٹوں ٹریفک بلاک ہوتی ہے، ناردرن بائی پاس ابھی تک کمپلیٹ نہیں ہوا، رینگ روڈ کا جو جمرود روڈ سے ملتا ہے، ابھی تک اس کا مسئلہ حل نہیں ہوا، آپ کوہاٹ کی طرف سے آئیں، آپ پنڈی کی طرف سے آئیں۔ آپ خیبر کی طرف سے آئیں، آپ چارسدہ کی طرف سے آئیں، تو پشاور پہنچ کر آدمی اپنے گھر نہیں پہنچ سکتا، جناب سپیکر، یہ بہت بڑا اہم مسئلہ ہے، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جتنا جلد سے جلد ہو بی آر ٹی کو کمپلیٹ کیا جائے اور ساتھ ساتھ جو پشاور میں ٹریفک جام ہوتی ہے، اس پر بھی حکومت کو چاہیئے کہ کچھ سوچے کیونکہ پشاور کے رہنے والے ہم بھی ہیں، آپ بھی ہیں، سارے صوبے کے لوگ ہیں، ادھر جب آتے ہیں تو پھر نکلنا ان کیلئے مشکل ہو جاتا ہے، یہ بہت ضروری تحریک التواء تھی، جو میں نے آپ کے سامنے پیش کی اور مجھے حکومت کی طرف سے، ان سے امید ہے کہ ایسا جواب ملے گا کہ ایک دو سال کے بعد پشاور میں ٹرریفک کا مسئلہ حل ہو جائے گا اور یہ دیوار برلن یا دیوار چین یا بی آر ٹی جو بھی ہے، یہ بھی کمپلیٹ ہو، شکریہ جی۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، یہ ایشو بہت زیادہ اس پہ Extensive debate کی ضرورت ہے اور Obviously جو بی آر ٹی پراجیکٹ شروع ہوا ہے سٹی کے اندر تو اس کی وجہ سے بھی فرق پڑا ہے، ابھی جو Completion کی طرف وہ جارہا ہے تو جتنا وہ Completion کی طرف جائیگا اتنی ہی یہ

سیچویشن ٹھیک ہوگی اور اس کے علاوہ In the mean time حکومت نے ٹریفک وارڈنز اور ٹریفک مینجمنٹ سسٹم کے اوپر توجہ دی ہے لیکن وہ چونکہ یہ ایڈجرنمنٹ موشن ہے سر، اور اگر وہ چاہتے ہیں کہ اس کو ڈسکس کریں تو حکومت کو کوئی اعتراض نہیں ہے، بے شک ایڈجرنمنٹ موشن میں وہ کرلیں، اس کے لئے آپ پھر کوئی Date رکھ لیں سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، میاں نثار گل صاحب We need fourteen peoples، چودہ لوگ اس کی حمایت میں چاہئیے، ایڈجرنمنٹ موشن کے لئے چودہ بندے کھڑے کریں۔

میاں نثار گل: میرے خیال میں میرے ساتھ یہ کورم پورا ہے جی، آج چودہ بندے آپ کو چاہئیے۔

وزیر قانون: سر، گورنمنٹ Agree کر رہی ہے، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے Accept کرلیا، Okay, accepted, accepted ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: دے رہا ہوں پوائنٹ آف آرڈر سب کو، جی نگہت بی بی، ان سب کا پوائنٹ آف لے لیں ، باری باری لیتے جائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، آپ کو پتہ ہے کہ میں آخر تک بیٹھی ہوں، میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گی، سر جی این این جو ہمارا ایک چینل ہے اور اس کی ٹیم جب ہاسپٹل میں گئی، ان کی ایک لیڈی رپورٹر کو تیس چالیس منٹ تک حبس بے جا میں رکھا گیا لیڈی ریڈنگ ہاسپٹل میں اور اس کی جو ٹیم ہے، ان پہ پتھراؤ بھی کیا گیا اور اس کو ظلم کا نشانہ بنایا گیا، جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ میں شوکت یوسفزئی صاحب سے اور جو ہیلتھ منسٹر صاحب ہے ان سے ریکوسٹ کرتی ہوں کہ وہ اس چیز کا ازالہ کریں، ان لوگوں سے بات کریں اور انتظامیہ سے بھی پوچھ گچھ کریں کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ یہ میرا پوائنٹ آف آرڈر تھا۔

جناب سپیکر: Law Minister! It's a very important issue جو نگہت اورکزئی نے اٹھایا ہے کہ جی این این کی ٹیم کو وہاں حبس بے جا میں رکھا گیا، اس کی انکوائری کی ضرورت ہے۔

وزیر قانون: سر، میرے خیال میں اس کی کوئی اجازت نہیں دے سکتا کیونکہ میڈیا آزاد ہے اور اگر میڈیا کی ٹیم جاتی ہے، اگر یہ ہوا ہے، میں اس بارے میں پوچھتا ہوں، Investigate بھی کرتا ہوں اور اگر کسی نے یہ کام کیا ہے تو اس کو ہم سزا دینگے اس طرح نہیں چھوڑینگے، اگر حبس بے جا میں رکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اورنگزیب نلوٹھا صاحب، سب کو موقع دے رہا ہوں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب، یہ کھل گیا، تھینک یو جی۔ جناب سپیکر صاحب، میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: سب کو دیتا ہوں ٹائم، جی اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، میں اس ایوان کی توجہ اور لاء منسٹر صاحب کی خصوصی طور پر ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، پی ٹی وی کا ایک یونٹ ایبٹ آباد میں غالباً پچھلے پچیس تیس سال سے خدمات انجام دے رہا تھا جسے نامعلوم وجوہات کی بناء پر ابھی بند کیا جارہا ہے اور جسطرح آپ جانتے ہیں کہ ہزارہ ڈویژن جو ہے وہ پہاڑی علاقوں پہ مشتمل ہے، وہاں پر دوسرے چینلز کی رسائی نہیں ہے، پی ٹی وی یونٹ کی خدمات ختم کی گئیں، پورے ہزارہ ڈویژن کے مسائل اسی چینل کے ذریعے اجاگر کئے جاتے تھے اور لوگوں تک اسکی نشریات، جہاں پہ کیبل اور دوسری ڈش وغیرہ نہیں ہے تو پی ٹی وی چینل جو ہے، پہاڑی علاقوں میں وہ چینل دکھایا جاتا تھا اور دوسری بات یہ ہے کہ آجکل سی پیک کا منصوبہ جو ہے اس کا بھی محور ایبٹ آباد ہے، اس حوالے سے بھی جو نشریات اس کے اوپر جاری کی جاتی تھیں سارے لوگ اسے دیکھ رہے تھے تو جو پی ٹی وی کا یونٹ بند کیا جارہا ہے جناب سپیکر صاحب ایک ڈرائیور تھا ان کا، اس کی جب سے Death ہوئی ہے، دوبارہ کوئی ڈرائیور وہاں پہ نہیں بھیجا گیا، کوئی گاڑی Allowed نہیں ہے کتنے خرچے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس پہ ایک ریزیلوشن لائیں اور آج ہی لے آئیں ریزیلوشن پاس کرتے ہیں اس پہ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی، جی ہاں جی۔

جناب سپیکر: چونکہ یہ فیڈرل گورنمنٹ سے Related ہے یہ چیز، آپ ایک ریزیلوشن بھی لکھ کے لے آئیں، میں Rule relax کروں گا آپ کو موقع دے دیتا ہوں، ٹھیک ہے جی اورنگزیب نلوٹھا، اورنگزیب نلوٹھا صاحب کا مائیک کھولیں۔

سر دار اورنگزیب نلوٹھا: بلائنڈ سکول ہے ایبٹ آباد میں جس کی گیس غالباً پچھلے چھ مہینوں سے کٹ گئی ہے اور وہاں پہ بچیاں چھوٹی چھوٹی بچیاں ہیں جو اس سردی کے موسم میں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سرکاری سکول ہے؟

سر دار اورنگزیب نلوٹھا: بلائنڈ سکول ہے، ایبٹ آباد۔

جناب سپیکر: سرکاری ہے؟

سر دار اورنگزیب نلوٹھا: جی جی، تو اس کا کنکشن بحال کروایا جائے تاکہ سکول کی بچیاں جو سردی میں ٹٹر رہی ہیں، کوئی طریقہ نہیں وہاں پہ رہنے کا تو اس کو بحال کیا جائے۔

جناب سپیکر: میں خود فون کر دیتا ہوں بلائنڈ سکول کے لئے اور آپ ریزیلوشن لے آئیں پی ٹی وی کو بحال کرنے کے لئے۔

سر دار اورنگزیب نلوٹھا: اچھا جی، ٹھیک ہے جی۔

جناب وقار احمد خان: سپیکر صاحب۔

محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم ضلع سوات میں آسامیوں پر تعیناتی میں بے قاعدگیاں

جناب سپیکر: جی وقار خان، لائق خان کو بھی دیتا ہوں ٹائم، شارٹ کٹ کریں کہ سب کو ٹائم مل جائے۔

جناب وقار احمد خان: شارٹ کٹ جی، شکریہ جناب سپیکر صاحب، میری تو آپ سے درخواست ہے، لاء منسٹر صاحب سے میری بات بھی ہوئی تھی، انہوں نے کہا کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں اس معزز ایوان کے توسط سے حکومت کی توجہ ایک انتہائی اہم نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ضلع سوات میں محکمہ ایلمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن میں ڈرائیورز کی آسامیوں پر بمورخہ 20/12/2019 کو جو تعیناتیاں کی گئی ہیں، ان میں اقرباء پروری کی انتہاء کی گئی ہے، اگر اس کو 2019 کی سب سے زیادہ اقرباء پروری کا نام دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا، لہذا میری گزارش ہے کہ موجودہ حکومت ہر طرح سے مسائل میں گری ہوئی ہے لہذا کم از کم ڈسٹرکٹ لیول کے افسر کو کنٹرول کر کے سفارش، اقرباء پروری اور کرپشن کے اقدامات کا تدارک کر سکے۔ میری گزارش ہوگی کہ اس کو ایجوکیشن کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ ان کو جلد از جلد بلایا جائے اور یہ مسئلہ حل ہو۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر، اب یہ ایشو تو ڈیٹیل میں دیکھنا پڑے گا کہ اس میں یہ جو بات کر رہے ہیں، تو ٹھیک ہے سر، اگر کمیٹی میں یہ لیجانا چاہتے ہیں، بے شک لے جائیں تا کہ وہاں پہ دیکھ لیں وہ بھی اپنا موقف دے دینگے کوئی مسئلہ نہیں سر۔

Mr. Speaker: Is it desire of the House that the point of order of Mr. Waqar may be referred to the standing Committee on Elementary Education? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The matter is referred to the Standing Committee on Eduation.

ابھی میرے پاس دو کال اٹینشنز ہیں۔

(مغرب کی اذان)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب سپیکر: Last کال اٹینشن، پوائنٹ آف آرڈر، لائق محمد خان صاحب، اس کے بعد آپ کر لیں۔ لائق خان صاحب، لائق محمد خان صاحب، پوائنٹ آف آرڈر آپ نے ہاتھ کھڑا کیا تھا اس کے بعد بہادر خان صاحب اور شگفتہ ملک صاحبہ۔

جناب لائق محمد خان: شکریہ جناب سپیکر، جناب سپیکر ضلع تورغر 2011 میں، بنا امیر حیدر خان ہوتی ہمارے چیف منسٹر تھے، اس کے بعد ٹوٹل پانچ سو آسامیاں تھیں پولیس کی گزشتہ دس سال سے اس میں جو پولیس سپاہی بھرتی ہونے تھے وہ نہ ہو سکے، میں جناب سلطان خان کے پاس گیا لاء منسٹر کے پاس، یہ مجھے لے کے وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس گئے، وزیر اعلیٰ صاحب نے آئی جی صاحب کو ہدایت دی اور اب اس پچھلے ہفتے وہ 174 لوگ جو رہتے تھے میں وزیر اعلیٰ صاحب، محمود خان کا، ڈی آئی جی صاحب ہزارہ کا اور آئی جی پی صاحب کا، اور خصوصی طور پہ سلطان خان کا مشکور ہوں کہ 174 لوگ جو ہیں پچھلے ہفتے بھرتی ہو گئے اور ان کو بھرتی کا آرڈر مل گیا، میں مشکور ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں۔

Mr.Speaker:Than you,Bahdar khan sahib, Call attention no.798

<u>جناب بہادر خان</u>:شکریہ سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ قانون کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ میرے حلقہ نیابت PK-16 جندول میں سابقہ ملازمین نواب زمینداروں کے پاس جن کا زمین گھر وغیرہ کا قبضہ ہے جس پر مختلف کورٹس میں سابقہ ملازمین اور نواب آف دیر کے درمیان کیس چل رہا ہے اور ان کورٹس میں کبھی نواب اور کبھی زمینداروں کے حق میں فیصلہ آتا ہے. اب ان لوگوں کو سخت تکلیف ہے, جس کے پاس جو گھر ہیں، اب ان کے حالات انتہائی خراب ہیں اس لئے کہ یہ بوسیدہ ہو چکے ہیں, حکومت ان لوگوں کو دوبارہ گھر بنانے کی اجازت نہیں دیتی, اس اہم مسئلے کا کوئی فیصلہ کن حل نکالا جائے تاکہ ان لوگوں کے مسائل حل ہو سکیں۔

جناب سپیکر صاحب! دا ډیره اهمه مسئله ده اوډیره ضروری مسئله ده، د غریبو خلقو مسئله ده دنواب او دهغوی خپل مینځ کښےقصه ده، کله ئے نواب ګټی او کله ئے دا زمیندار ګټی او کله ئے نوکران ګټی، دا څه پکښې د انتظامې لږ څه مسئله ده زه درخواست کومه چې دا د کمېټئی ته حواله کړی او په دې باندې هغه مدعیان، مدعالیه مدعی دواړه راواوغواړياو فیصېله اوکړي څکه چې هغوی اوس د کورونو نه اوباسی، دنیکیانوده غرنیکیانونه په دے باندې آباد دی دا زمکے ورسره دی هغوی پرے خدمتونه کړی دی، بیګارونه ئے کړی دی اوس دهغې سره هیڅ قسمه فیصله نه کوی او هم دغه شانتې ترې دوئ اوباسی، نو زه درخواست کومه چي دا کمیټئی ته حواله کړئ او څه مستقل غوندې فیصله ئے اوشی چې دهغې حل راواوځی اودې غریبو خلقو ته ریلیف ملاؤ شی۔

<u>جناب سپیکر</u>:لاء منسٹر۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، یہ اس میں کچھ چیزیں ادھر لوکل Jurisdiction کی کورٹ میں چل رہی ہیں، بہت زیادہ Complicated issue ہے تو سر، میں Agree کرتا ہوں کہ یہ ایشو کمیٹی میں جائے، وہاں پر یہ ڈسکس ہو اور وہاں پر یہ پھر متعین کیا جائے کہ آگے ہم Step لے سکیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Call Attention No.798. Is it the desire of the House that the call attention No.798 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>:Ayes' have it. The matter is referred; call attention is referred to the concerned Committee. Mir Kalam Sahib, Mir Kalam Sahib

جناب میر کلام خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، میں آپ کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ میں بھی آپ کو یاد آیا کہ دو دن سے میں آپ کو ریکویسٹ کر رہا ہوں اور ابھی مجھے موقع دیا گیا اور ہمیں بھی موقع دیا گیا۔ جناب سپیکر، مجھے آج کہنے دیجئے اس باتوں پہ جو اس ایوان میں کوئی بھی نہیں کہہ سکتا جناب سپیکر، جناب سپیکر، پورے قبائلی علاقے میں درجنوں آپریشنز کئے گئے "ضرب عضب" کے نام سے "راہ نجات" کے نام سے "در غلم" "او" "بیادر غلم" کے نام سے، لیکن جناب سپیکر آج کے دن تک قبائلی علاقے میں وہی دہشت گردی، وہی ٹارگٹ کلنگ، وہی بم دھماکے ہو رہے ہیں، جناب سپیکر ہم کیا کریں؟، جناب سپیکر، ہم اپنے گھر بار چھوڑ کر وہاں سے نکلے، ہم نے پانچ سال وزیرستان سے باہر گزارے، آج بھی ہمارے وزیرستان کے آئی ڈی پیز افغانستان میں اس سردی میں وہاں پر وہ وقت گزار رہے ہیں جناب سپیکر، اسکا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ جناب سپیکر، بقا خیل آئی ڈی پیز کیمپ میں کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے، جناب سپیکر، وہ کیمپ ہے یا جیل ہے؟ آپ ہمیں یہ بتائیں جناب سپیکر، میں اس حلقے کا منتخب نمائندہ ہوں، تین چار مہینے ہو گئے کیمپ کے اندر جانے کی مجھے اجازت نہیں دی جارہی لیکن دوسری طرف جناب سپیکر، یہ اتنی Bloody practice کے بعد وہاں پر جب بم دھماکہ ہوتا ہے تو اس کے بعد لوگوں کو اٹھا کر چار پانچ دن پہلے شمالی وزیرستان کے ہمزونی گاؤں میں رضااللہ نامی بندہ فوج کی کسٹڈی میں شہید ہوا جناب سپیکر، اسکو انصاف کون دے گا؟ کل خیبر ایجنسی لنڈی کوتل میں ایف سی کی Custody میں ایک خاطر آفریدی بندہ شہید ہوا ہے جناب سپیکر، اسکو انصاف کون دے گا؟ یہاں پہ کوئی بولیں یا نہ بولیں، ہم خواہ مخواہ بولیں گے اس باتوں پر، جناب سپیکر، ڈیولپمنٹل کام بھی آرمی کر رہی ہے، ہم کو مار بھی رہی ہے وہ لوگ، ہم کہاں جائیں، ہم کیا کریں؟ جناب سپیکر، میران شاہ بازار کے معاوضے آج تک نہیں ملے لوگوں کو، ہمارے گھر بار، ہماری مساجد، ہماری مارکیٹوں کو مسمار کیا گیا ایک ہشت گرد کو نہیں مارا، ہمارے بازاروں کو توڑا اور ہمارے بازاروں کے معاوضے آج دن تک لوگوں کو نہیں ملے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ نماز کا ٹائم ہے وائنڈ اپ، پلیز نماز کا ٹائم ہے، نماز کا ٹائم ہے۔

جناب میر کلام خان: جب ہماری باری آتی ہے تو نماز کا ٹائم آجاتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو پھر کل پرسوں ٹائم دے دھونگا، آپ تفصیل سے بات کرلیں، Early timeآپ کو دے دونگا انشاءاللہ۔ شگفتہ ملک صاحبہ اپنا پوائنٹ آف آرڈر، اپنا کال اٹینشن پیش کریں، بس اب بہت ہو گیا، نماز نہیں پڑھنی ہے؟ This is the last item. Shagufta Malik Shiba MPA, to pleaseدیکھیں، آرڈر آف دی ڈے ابھی Completeنہیں ہے۔ شگفتہ ملک صاحبہ

Ms. Shagufta Malik: Thank You Mr. Speaker, I would like to draw the attention of Minister for Environment to a very important issue that the beautiful and green Peshawar city has been declared the world second most polluted city in the WHO report, as well as world economic forum report. The serious environment problem due to the smoke and dust produced by the chip board, particle board and MDF industries has become an environment hazard Hayatabad industrial Estate and surrounding residential areas of Peshawar, not only are Extremely harmful for health also for the poor Labour and staff working in these industries. In order to overcome this alarming situation, concerned Environmental Department may kindly be advised to probe into the matter and directives be issued to the responsible industrial units to stop such polluted units or shift them out side the residential areas, to aovide more health sevare damages.

سر، یہ بہت Important issueہے، میں ایک بات کرنا چاہونگی کہ یہ جو حیات آباد میں انڈسٹریل زون ہے، سر پورے خیبر پختونخوا کی ہم بات کریں یا پورے پاکستان کی بات کریں، Residential areaمیں فیکٹریز کو یہ کسی طریقے سے بھی اجازت نہیں دی جاتی، کورٹ کا آرڈر موجود ہے کہ کسی بھی Residential Areaمیں فیکٹریاں نہیں بنائی جائیں گی لیکن سر، حیات آباد میں چھ ہیں، جو چپ بورڈ والی انڈسٹری ہے جس میں baned chemical useہوتا ہے اور ابھی سر، Recentlyجو انکا اپنا جوEnvironmental Protection Actہے، اس میں بھی یہ اختیار دیا گیا کہ آپ کسی بھی Residential areaمیں اس طریقے سے، کیونکہ یہ کینسر کی کاز ہے جو Baned chemical useہو رہے ہیں, اس کا مجھے ڈیٹیل سے بتایا جائے کہ آپ کو این او سی کے بغیر کس طریقے سے چلا رہے ہیں؟

Mr. Speaker: Minister for Law, to respond please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، اس میں تھوڑا سا میں گزارش کرونگا کہ نیوز رپورٹس کے اوپر زیادہ انحصار نہیں ہونا چاہیے، میرے خیال میں انکی Source بھی چیک ہونی چاہیئے، اگر کوئی اچھا ادارہ ہے اور کسی اچھے ادارے نے نیوز رپورٹ دی ہے تو اسکو چیک کرنا چاہیئے لیکن ہر ایک نیوز رپورٹ ضروری نہیں ہے کہ وہ Authentic ہو، اس میں انہوں نے Qoute کیا ہے، جو رپورٹ Qoute کی ہے تو وہ سر WHO کی ایک رپورٹ تھی، 2011 کی رپورٹ تھی، اس کے لئے یہ Measurement ہوئی تھی تو یہ 2003 اور 2004 میں ہوئی تھی تو یہ ڈیٹا جو یہاں پر Qoute کیا گیا ہے، یہ Basically غلط ہے، جو PM Ten کا جو انہوں نے Qoute کیا ہے، یہ ابھی نہیں ہے، ابھی 2017 میں جو نئی ایک Study Comprehensive ہوئی ہے اور اس میں پشاور میں اٹھائیس جگہوں پہ، اٹھائیس پوائنٹس کے اوپر Air sampling ہوئی ہے اور اس میں 2.4 جو ہے وہ PPM ہے تو Ten نہیں ہے، ایک تو یہ میں تصحیح کرنا چاہ رہا تھا۔ دوسرا یہ کہ پرابلم ہے، یہ دنیا میں ہر جگہ ہے اور خاصکر بڑے Cities میں Obviously یہ پرابلم ہوتا ہے، یہاں پر ہمارے پشاور میں دو ایسے فیکٹرز ہیں جس کی وجہ سے یہ Air pollution کا مسئلہ اٹھتا ہے، ایک تو انہوں نے ٹھیک کہا ہے، حیات آباد انڈسٹریل اسٹیٹ میں چپ بورڈز اور جو ایم ڈی ایف کے جو یونٹس ہیں تو اسکی وجہ سے، اس میں ہماری Environmental Protection Agency ہے، وہ Section eleven کے تحت Violation جنہوں نے کی ہے تو ہم اسکے اوپر سختی سے عمل درآمد کر رہے ہیں اور ہمارے پاس ڈیٹیلز موجود ہیں جن فیکٹریز کو یا جن یونٹس کو ہم نے Fine کیا ہے یا اسکے علاوہ انکو بند کیا ہے، Excess violation کی وجہ سے تو وہ بھی میں میڈم کے ساتھ میں ضرور شیئر کرونگا اور اسکے علاوہ جو اور Steps ہم لے رہے ہیں جو ہیوی ٹریفک ہوتی ہے Congested areas میں، اسکے علاوہ روڈز پر جو Cleanliness کے، یہ سارے فیکٹرز ہوتے ہیں میڈم جس کی طرف اشارہ کر رہی ہیں، پھر Open solid waste burning جو ہوتی ہے، اس کی وجہ سے ہوتی ہے Dust کی وجہ سے ہوتی ہے تو سر، ہم نے ریگولر جو ہے Sprinklings روڈ کے اوپر ہم نے شروع کر دی ہے، پھر یہ Strict implementation جو VETS والی VETS والی ہوتی ہے، یہ جو وہیکلز کے لئے ہوتی ہے، اس کی ہم نے Strict implementation شروع کی ہے اور اس کے علاوہ سر، جس

طرح میں نے کہا یہ ڈیٹیلز میرے پاس ہیں جو ہم نے Fine کئے ہیں، جو ہم نے انکو Prosecute کیا ہے اور یہ Improve ہوا ہے، Ten نہیں ہے 2.4 ہے، 2017 کے فگرز ہیں اور باقی اگر انکی کوئی Suggestions ہیں، ہم اوپن ہیں، ہم اس کے اوپر بھی کام کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: انکا مائیک کھول دیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر صاحب، لاء منسٹر صاحب نے بات کی رپورٹس کے حوالے سے، سر، میں جو بات کرنا چاہتی ہوں، دیکھیں، یہ بہت Important issue ہے، اس میں کورٹ کے آرڈرز، میں تو اس حوالے سے بات کر رہی ہوں کہ جو کورٹ کے آرڈرز ہیں کہ کسی بھی Residential area میں آپ اس طریقے سے این او سی جاری نہیں کر سکتے، بغیر این او سی کے یہ چھ فیکٹریاں ہیں سر، اس کے علاوہ یہ جو تمام ہاسپٹلز ہیں حیات آباد میں، جتنے بھی سکولز ہیں، تمام اداروں نے Written انکو بھیجا ہے کہ جی یہ کینسر کی جو کاز ہے اسی وجہ سے ہو رہا ہے، ایک اور بات جو میں کہنا چاہونگی کہ یہاں کا جو ڈی جی ، انوائرومنٹ ہے، اس کو Protection Act 2014 میں، اختیار دیا جاتا ہے کہ جو Violation کریں تو آپ انکے خلاف کارروائی کریں، مجھے بتائیں کہ دس پندرہ سال سے اس بندے نے کس کے خلاف کارروائی کی ہے؟ دیکھیں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے انکو Written آیا ہے، لاء منسٹر، مجھے اس سے آپ مطمئن نہیں کر سکتے، پلیز میں بات کر رہی ہوں جو دس پندرہ سال سے اتنی زیادہ Violation ہو رہی ہے اور ایک بندہ جو ہے وہ انکو این او سی جاری کر رہا ہے، این او سی کہاں ہے؟ مجھے این او سی کا بتائیں کہ آپ لوگوں نے انکو این او سی جاری کیا ہے، بغیر این او سی کے کس طریقے سے آپ Residential area میں، چائنا میں سولہ ہزار جو فیکٹریاں تھیں انکو بند کر دیا ہے، Seal کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: نماز کا ٹائم ہے، فیصلہ کریں۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، یہ بہت Important issue ہے سر، پلیز اسکو آپ کمیٹی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی ٹائم نہیں ہے۔۔ پرسوں دو نگا ابھی نہیں ہے، جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، چونکہ ابھی نماز کا ٹائم بھی ہے تو جو ایکشنز لئے گئے ہیں، میرے پاس یہ موجود ہے، میں انکو دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: تو آپ کیا چاہتی ہیں کہ کیا ہو گا؟

محترمہ شگفتہ ملک: اسکو انوائرومنٹ کمیٹی میں ریفر کریں سر، بہت Important issue ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: سر، اب وہ کہہ رہی ہیں کہ چائنا میں سولہ ہزار فیکٹریاں بند ہو گئی ہیں تو انڈسٹریل اسٹیٹ کو تو بند نہیں کر سکتے ہیں، حیات آباد کی انڈسٹریل اسٹیٹ ہے، ویسے بھی کارخانے نہیں ہیں، چائنا والوں نے بڑی ترقی کے بعد ابھی بند کئے ہیں، ابھی ہم ایک-----

جناب سپیکر: وہ کہتی ہیں کہ کمیٹی کو ریفر کریں، آپ کیا کہتے ہیں؟

وزیر قانون: ریفر کر دیں، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

Mr. Speaker: The call attention notice No. 828. Is it the desire of the House that the call attention notice No. 828 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favor of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The matter is referred to the concerned Committee. The sitting is adjourned till 10:00 am Friday, 27th December 2019.

(اجلاس بروز **جمعة المبارک** مورخہ 27 دسمبر 2019ء صبح دس بجے تک لئے ملتوی ہو گیا)